﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۲۴؍ مئی ۲۰۰۲ء | ۱۱؍ ربیع الاول ۱۴۲۳ ہجری قمری ۲۴؍ ہجرت ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۲۱

ہمسائے کو تکلیف نہ دینا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ "آنحضرت ﷺ ایک دفعہ میرے گھر میں آرام فرما رہے تھے کہ ہمسایہ کی پالتو بکری آئی اور اس روٹی کی طرف بڑھی جو مَیں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے پکا رکھی ہوئی تھی۔ اس نے روٹی اٹھائی اور واپس جانے لگی۔ مجھے شدید غصہ آیا اور مَیں اسے روکنے کے لئے اٹھی تو حضورؐ نے فرمایا اس بکری سے اپنی روٹی بے شک لے لو مگر اس کو اذیت دے کر ہمسائے کو تکلیف نہ دینا"۔

(الادب المفرد امام بخاری باب لا یوذی جارہ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔
مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾ (المجادلہ:۲۲) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھا اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا کہ ﴿وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے"۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴،۳۰۵)

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵،۳۰۶)

انکساری اختیار کرو اس حد تک کہ تم میں سے کوئی کسی پر فخر نہ کرے

تکبر نہ کرو کہ کبریائی خدا کے لئے مسلّم ہے۔ تواضع سے پیش آؤ کہ تواضع خدا کو پیاری ہے

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْكَبِيْر اور اَكْبَر کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۰؍ مئی ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۰؍ مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی گزشتہ دو خطبوں سے جاری مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات اَلْكَبِيْر اور اَكْبَر کے تعلق میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اَلْكَبِيْر اللہ تعالیٰ کی

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

حقیقی وحدت خلافتِ حقہ کے ساتھ وابستہ ہے

امت مسلمہ اس وقت جس عالم درماندگی و بے بسی میں مبتلا ہے اس کا ایک سبب مسلمانوں کا باہمی افتراق وانشقاق ہے۔ مسلمان اتنے فرقوں اور گروہوں میں بٹ چکے ہیں اور ان کے درمیان ایسے شدید اختلافات پائے جاتے ہیں کہ ان کے باہمی اتحاد کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ اور اس عدمِ اتفاق اور تفرقہ واختلاف کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان غیروں کے رحم و کرم پر ہیں اور یوں لگتا ہے کہ ذلت و مسکنت ان کے ساتھ لازم کردی گئی ہے۔ اکثر یہ سوال اخبارات ورسائل اور دیگر میڈیا میں اٹھایا جاتا ہے کہ مسلمان کیسے متحد ہوسکتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد کی ہر کوشش ان میں مزید افتراق پر منتج ہوتی ہے۔ کہنے کو تو عالم اسلام میں وحدت پیدا کرنے کے لئے 'رابطہ' جیسی تنظیمیں بھی موجود ہیں اور 'اتحاد بین المسلمین' کے نام پر کئی جماعتیں قائم ہیں لیکن حقیقی وحدت عنقا ہے۔ زبانوں پر اتفاق اتفاق ہے اور دل باہمی بغض اور کینے سے بھرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنین کو پہلے سے خبردار فرمایا تھا کہ: "اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی۔ اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا"۔ (الانفال:۴۷) اور بڑا تاکیدی حکم دیا تھا کہ: "اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہوگئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا (آل عمران:۱۰۴)۔ اس آیت کریمہ میں مسلمانوں میں وحدت کا راز بیان فرمایا گیا ہے جو حبل اللہ کو تھامنے میں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ جو عظیم الشان معجزہ ظاہر ہوا کہ وہ لوگ جو معمولی باتوں پر آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانے پر تیار ہو جاتے تھے وہ آپ کی پاکیزہ تعلیم اور قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اس طرح بھائی بھائی ہوگئے کہ عرش کے خدا نے ان کے بارہ میں فرمایا کہ "اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" اور انہیں "بنیان مرصوص" قرار دیا گیا۔ یہ تالیف اسی حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامنے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ آج بھی مسلمانوں میں وحدت کا قیام اسی حبل اللہ کو تھامنے کے نتیجہ میں ممکن ہے ورنہ دنیوی لالچوں کے ذریعہ یا مال و منال خرچ کرکے دلوں کو نہیں باندھا جاسکتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ: "وہی ہے جس نے اپنی نصرت کے ذریعہ اور مومنوں کے ذریعہ تیری مدد کی۔ اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اگر تو وہ سب کچھ خرچ کردیتا جو زمین میں ہے تب بھی تو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا۔ وہ یقیناً کامل غلبے والا (اور) حکمت والا ہے"۔ (الانفال:۶۴)

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق احیاءِ دین و قیامِ شریعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حبل اللہ کی صورت میں مبعوث فرمایا ہے۔ آپ وہ امام اور حکم و عدل ہیں جو مسلمانوں کے درمیان کامل عدل وانصاف سے فیصلہ کرکے ان کے اختلافات کو دور کرکے اللہ کے حکم سے ان میں توحیدِ حقیقی کی روح پھونکتے ہوئے انہیں وحدت کی لڑی میں پرونے والے ہیں۔ تاریخِ مذاہب اس بات پر شاہد ہے کہ ہمیشہ جب بھی بنی نوع انسان تشتت وافتراق کا شکار ہوئے تو خدا تعالیٰ نے آسمان سے اپنے انبیاء کے ذریعہ ان میں حقیقی وحدت کے سامان فرمائے۔ اور نبی کی وفات کے بعد خلافت کے ذریعہ اس وحدت کو مزید آگے بڑھایا۔ آج دنیا کے ۱۷۰ سے زائد ممالک میں پھیلے ہوئے مختلف اقوام اور مختلف رنگوں اور نسلوں سے تعلق رکھنے والے، مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف رسم و رواج، عادات اور دنیوی لحاظ سے مختلف مراتب اور درجات رکھنے والے احمدیوں کے درمیان بھی محبت اور مومنانہ اخوت و یکجہتی اور اتحاد و یگانگت کے جو روح پرور نظارے دکھائی دیتے ہیں یہ اسی خلافت علی منہاج نبوت سے وابستگی اور اعتصام بحبل اللہ ہی کا نتیجہ ہے۔ جس طرح ہمارا خدا ایک ہے، ہماری کتاب ایک، ہمارا رسول ایک، اسی طرح ہم ایک امام کے ہاتھ پر اکٹھے ہو کر اس کے حکموں کے مطابق سب مل کر شاہراہ غلبۂ اسلام پر گامزن ہیں اور اللہ تعالیٰ باوجود ہماری ظاہری کم مائیگی کے ہماری ادنیٰ مساعی کو عظیم الشان اور لازوال شیریں ثمرات و برکات سے نوازتا ہے۔ ہمارے پاس تیل کی دولتوں کے انبار نہیں مگر خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستگی اور وحدت کی برکت نے اس چھوٹی سی جماعت کو دنیا بھر میں بے لوث خدمتِ اسلام اور خدمت بنی نوع انسان کی جو توفیقات حاصل ہیں اس سے بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بھی محروم ہیں۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ کا ارشاد ربانی ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہے۔ حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامنے کا مطلب یہ ہے کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کی یکجائی کوشش کریں۔ خلیفۂ وقت کا وجود ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ کے ارشادات و فرمودات کی کامل اطاعت و فرمانبرداری، آپ کی تحریکات پر دلی ذوق و شوق اور اخلاص اور محبت کے ساتھ لبیک کہنا اور آپ کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہوئے اپنے رب کی راہوں پر قدم آگے بڑھانا اور اپنے کمزوروں کو بھی ساتھ لے کر چلنا ہماری ذمہ داری ہے۔ وحدت کی بہت برکات ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں۔ اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں آتا ہے تو وہ حاصل نہیں ہوسکتا جب تک کہ دونوں نہ ملیں اور ان تمام آداب کو بجانہ لاویں جو کہ حصولِ اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح ایک بھاری جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہوسکتا"۔ (خطبات نور جلد۱، صفحہ ۲۱۵)

خلیفۂ وقت اور امام جماعت کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کا تعلق کیسا ہونا چاہئے، اس بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ذیل کا ارشاد ملاحظہ ہو۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستورالعمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضانِ الٰہی کو روکتا ہے ...... چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو"۔ (خطبات نور جلد۱، صفحہ ۱۶۴)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے سچے اخلاص اور کامل وفا اور حقیقی اطاعت کے تعلق میں مضبوطی سے باندھے رکھے اور خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی دائمی برکات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔

سلام اُس پر

سلام اُس پر جسے حق نے خلافت کی رِدا بخشی
ملا جس کو بفضلِ ایزدی یہ رتبۂ عالی

سلام اُس پر ملی جس کو قیادت اِس جماعت کی
مسیحِ پاک نے خود آپ تھی جس کی بنا ڈالی

سلام اُس پر کہ جو ہے مَہبطِ اَنوارِ یزدانی
ہوئی ہے جس سے چوتھی بار ظاہر قُدرتِ ثانی

سلام اُس پر بنا جو جانشینِ حضرتِ ناصرؔ
کلامُ اللہ کا جس سے شَرف پھر ہوگیا ظاہر

سلام اُس پر جماعت کو ملی جس سے شکیبائی
وہ جس کے دَم قدم سے دین نے پھر تمکنت پائی

سلام اُس پر "بیوت الحمد" کی جس نے بنا رکھی
غریبوں بے کسوں سے یوں کیا اظہارِ ہمدردی

سلام اُس پر جو حُسنِ سیرت وصُورت میں ہے یکتا
جنابِ مصلحِ موعود و مریم کا جگر گوشہ

سلام اُس پر فصاحت جس کی ہے تقریر کا خاصہ
بلاغت کا ہے اک اعلیٰ نمونہ جس کا ہر جُملہ

سلام اُس پر جسے قرآن سے ہے عشقِ لاثانی
احادیثِ نبیؐ سے جس کو اِک نسبت ہے رُوحانی

سلام اُس پر خدا سے جس کا اِک زندہ تعلق ہے
وہ جس کی خاکِ پا پر میرا ہر ذرّہ تصدق ہے

سلام اُس میرے آقا پر کہ طاہرؔ نام ہے جس کا
محمدؐ مصطفیٰ کے دیں کی خدمت کام ہے جس کا

(آفتاب احمد بسملؔ)

خلیفۂ وقت کے کام
اور
خلافت حقہ سے وابستہ جماعت مومنین کی ذمہ داریاں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے فرمودات کی روشنی میں)

(محمود مجیب اصغر)

خلفاء کے لئے آنحضرتؐ کی ایک عارفانہ دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے افتتاحی خطاب کے لئے جن دعاؤں کا انتخاب کیا تھا ان میں سے ایک دعا (بحوالہ الجامع الصغیر مصنف حضرت جلال الدین السیوطی) آپ نے یہ پیش فرمائی تھی:

"اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیَ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ. اَلَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ وَ یُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ"۔ یعنی اے میرے اللہ! میرے نائبین اور میرے خلفاء پر رحم کر جو میرے بعد آئیں گے اور میری باتیں اور میری سنت دنیا کے سامنے بیان کریں گے اور میری باتیں اور میری سنت ہی دنیا کو سکھائیں گے"۔

اس دعا میں آنحضرت ﷺ نے خلفاء راشدین کے اہم کاموں کا خلاصہ بیان فرمادیا ہے یعنی سنت نبویؐ، سیرت النبیؐ، اسوہ حسنہ کا بیان اور اس کا قیام۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ مسلمہ میں قائم خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کا مبارک نظام حضور اکرم ﷺ کی بیان فرمودہ انہی نورانی راہوں پر گامزن ہے اور نبی اکرمؐ کی دعاؤں کے فیضان سے بہرہ ور ہے۔

......☆☆......

اکناف عالم میں قیام توحید اور غلبۂ اسلام

انتخاب خلافت کے بعد پہلے جلسہ سالانہ (۱۹۶۵ء) پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"آپ نے محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس بندہ ضعیف اور ناکارہ کے ہاتھ پر متحد ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ قیام توحید اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے قیام اور غلبۂ اسلام کے لئے جو تحریک اور جو جدوجہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کی تھی اور جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آرام کھو کر اپنی زندگی کے ہر سکھ کو قربان کر کے اکناف عالم تک پھیلایا ہے آپ اس جدوجہد کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں گے۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔

میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے، آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اُس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا......"۔

چنانچہ عام طور پر دعاؤں کے علاوہ ابتلاؤں کے دنوں میں آپ کی جو حالت تھی اس کا اظہار آپ نے ۱۹۷۴ء کے جلسہ سالانہ پر ان الفاظ میں فرمایا:

"علاوہ ازیں دینوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں۔ ان دنوں مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ میں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا ہوں۔ میں احباب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے ان ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس نے اس عاجز کے کندھوں پر ڈالی ہیں۔ میں اور احباب جماعت مل کر ان ذمہ داریوں کو پورا کریں کیونکہ میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے۔ ہم دونوں "امام جماعت" اور "جماعت" ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ایک ہی چیز کے دو مختلف زاویے ہیں"۔ (جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ ۹۷)

......☆☆......

خلافت کے دو کام
تمکین دین، خوف سے حفاظت

"قرآن کریم میں خلافت کے دو کام بتائے گئے ہیں۔ ایک ہے تمکین دین اور دوسرا ہے خوف سے حفاظت۔ اور قرآن کریم کی رو سے یہ دونوں کام جب تک خلافت ہے کسی اور کے ذریعہ سے سرانجام نہیں پاسکتے۔ اس لئے (جس طرح پہلے الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ ہوتا رہا ہے) جماعت احمدیہ میں بھی مختلف تنظیمیں تمکین دین اور خوف کو امن سے بدلنے کے سامان پیدا کرنے کے لئے بطور ہتھیار ہوتی ہیں اور یہ ہتھیار خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں ہوتا ہے"۔

(خطاب فرمودہ ۲۹/اکتوبر ۱۹۶۹ء بحوالہ مشعل راہ جلد دوم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان صفحہ ۲۱۰)

......☆☆......

شریعت اسلامیہ کا احترام قائم کرنا

"یہ مسئلہ دوست اچھی طرح یاد رکھیں کہ تمکین دین یعنی وہ دین جسے خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ کے لئے پسند کیا اس کو مستحکم طور پر قائم کرنا، یہ خلافت کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور یہ ایک بنیادی اصول ہے اور اس کے مقابلہ میں جزئیات نہیں پیش کی جاسکتیں۔ مثلاً حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت گزر گئی۔ اس خلافت میں نبی اکرم ﷺ کے صحابہؓ جنہوں نے آپ سے تربیت حاصل کی تھی بڑی کثرت سے پائے جاتے تھے اور پھر اسلام پھیلنا شروع ہوا اور عرب سے بھی باہر نکل گیا۔ کم تربیت یافتہ لوگ اسلام میں داخل ہوگئے۔ ان میں سے بعض نے جزئیات میں اپنی مرضی چلانی شروع کر دی۔ خلافت کا کام ہے شریعت اسلامیہ کے احترام کو قائم کرنا.............. پس میرا یہ کام ہے کہ میں تمہیں شریعت سے استہزاء نہ کرنے دوں۔ تمہاری مرضی ہے کہ جماعت مبائعین میں رہو یا چھوڑ کر چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں میں کسی کی مردہ کیڑے کی حیثیت بھی نہیں سمجھتا۔ خدا تعالیٰ خود میری رہنمائی کرتا ہے۔ میں نے تم سے دین نہیں سیکھنا، تم نے مجھ سے دین سیکھنا ہے۔ خلافت کے متعلق تو قرآن نے اعلان کر دیا ہے اسی آیت استخلاف میں کہ یہ ہم نے Institute اس لئے بنایا ہے کہ دین کو محکم کریں اور تمہاری پریشانیاں دور کریں"۔

(خطبہ جمعہ ۲۵/اگست ۱۹۷۸ء۔ مسجد فضل لندن۔ بحوالہ الفضل ربوہ خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر ۱۲/مارچ ۱۹۸۳ء)

......☆☆......

تعلیم القرآن

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھیں، جانیں اور اس کی اتباع کریں۔ اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اسی لئے میں نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو اور نگرانی کرنے والا ہو کہ وہ جو سلسلہ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں کیا وہ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں؟ اور اس سے منہ پھیرنے والے نہیں بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء مطبوعہ الفضل ۲۷/جولائی ۱۹۶۶ء)

......☆☆......

دنیا کی روحانی بیماریوں کا علاج

"آج قرآن کریم کے ذریعہ دنیا میں اس قسم کی سب بیماریوں کا علاج کرنے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ہے اور جماعت احمدیہ سے محبت اور پیار کے ساتھ ان کی ذمہ داریوں کو نباہنے کی ذمہ داری ہے کہ ان کو اس بات کے لئے تیار کرنے کی ذمہ داری کہ وہ اپنی ذمہ داری نباہیں اور یہ ذمہ داری خلیفہ وقت پر ہے۔ اس واسطے میرے دل میں ہر وقت ایک تڑپ، خدا کے خوف کی ایک آگ اور بے چینی کی کیفیت رہتی ہے۔ اور جس حد تک خدا نے مجھے طاقت اور قوت دی ہے اور جو ذمہ داری خدا نے مجھ پر ڈالی ہے میں ادا کر تا رہوں گا۔ اس دعا کے ساتھ کہ وہ مجھے اس ذمہ داری کے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میرے بھائیوں کو بھی اس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے جو پیار کرنے والے رب نے ہم پر ڈالی ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۶۲)

......☆☆......

ہر خلیفہ مجدد بھی ہوتا ہے لیکن ہر مجدد خلیفہ نہیں ہوتا

"اس وقت جماعت احمدیہ میں تیسرے خلیفہ کا زمانہ گزر رہا ہے۔ چنانچہ مجھ سے پہلے ہر دو خلفاء کا اور میرا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر خلیفہ مجدد بھی ہوتا ہے لیکن ہر مجدد خلیفہ نہیں ہوتا کیونکہ خلافت ایک بہت اونچا مقام ہے ایسے مجدد سے جو خلیفہ نہیں یعنی اس معنی میں جس کو ہم خلافت راشدہ کہتے ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پہلے خلفاء ہونگے پھر بادشاہت شروع ہو جائے گی اور پھر آخری زمانہ میں منہاج نبوت پر خلفاء کا زمانہ آجائے گا اور یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے جس کا مطلب یہ ہے کہ پھر اس کا سلسلہ قیامت تک چلے گا۔ یہی مطلب ہم لیتے ہیں"۔ (الفضل ۲۱/مئی ۱۹۷۸ء بحوالہ مشعل راہ جلد دوم صفحہ ۳۶۲،۳۶۱)

......☆☆......

متقیوں کی جماعت کو امن عطا کرنا

مجلس مشاورت ۱۹۶۸ء کے موقع پر فرمایا:

"متقیوں کے گروہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ مقام امین میں ہوتے ہیں۔ امن کے مقام میں اللہ تعالیٰ نہیں رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ ان کے سب خطروں اور

ابتلاؤں کے وقت ان کی مدد کرتا، ان کی رہنمائی کرتا اور ان کی ہدایت کے سامان مہیا کرتا اور صبر کی ان کو توفیق عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مقام امین کو پیدا کرنے کے لئے علاوہ اور تدابیر کے جو اس اسباب کی دنیا میں وہ کرتا ہے یہ تدبیر بھی کرتا ہے کہ ان متقیوں کے گروہ کو نبوت کے بعد خلافت کی ڈھال عطا کرتا ہے۔ اور خلافت کے متعلق قرآن کریم میں ایسی آیات پائی جاتی ہیں جن سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کا تقرر خواہ کسی رنگ میں متقی کریں، دراصل وہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی وہ خلفاء کو یہ تسلی دیتا ہے کہ تم میرے مقرر کردہ خلیفہ ہو اور میری مدد تمہارے شامل حال ہے۔

ایک عرصہ ہوا کہ جماعت کے ایک احمدی دوست نے مقام خلافت کے خلاف میرے متعلق اس رنگ میں باتیں کیں جن کے نتیجہ میں مجھے بڑا دکھ پہنچا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے اظہار کے لئے ایسے سامان پیدا کئے کہ جو دعا کی کیفیت ایک مومن پر اس وقت وارد ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرنا چاہے وہ کیفیت میرے پر وارد ہوئی اور میری روح بہ کر اپنے رب کے آستانہ پر جھکی اور مَیں نے یہ دعا کی کہ اے میرے ربّ تو جانتا ہے کہ اس شخص نے مجھے کتنا دکھ پہنچایا ہے لیکن مَیں اس کے لئے کوئی بددعا نہیں کرتا۔ مَیں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ اسے سزا دے۔ مَیں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے تسلی دے۔ قریباً دو اڑھائی گھنٹے کی دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے پرشوکت مگر محبت بھرے الفاظ میں مجھے یوں مخاطب کیا:

'یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ'

اور جہاں اس نے ان الفاظ میں اپنی محبت کا اظہار کیا وہاں مجھے یہ بھی بتایا کہ ایک پہاڑوں سے زیادہ مضبوط اور پرندوں سے زیادہ بلند پرواز جماعت کا تمہیں امام اور ڈھال بنایا گیا ہے۔

اس کے بعد میری روح اور میرے دل نے جو سکون حاصل کیا اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے امام وقت کو، خلیفۂ وقت کو مومنین اور متقین کی جماعت کے لئے بطور ڈھال بنایا ہوتا ہے۔ ایسے رنگ میں کہ حقیقت یہی ہے کہ دیکھنے والا صرف ایک کو دیکھتا ہے یا صرف ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ اگر ڈھال کا لفظ ہی استعمال کرنا ہے تو وہ ڈھال ہوتا ہے اور متقیوں کی ساری جماعت اس ڈھال کے پیچھے ہوتی ہے اور نظر نہیں آتی۔ کشفی رنگ میں یا خواب اور رؤیاء صالحہ میں لوگوں کو یہ نظارے دکھائے جاتے ہیں کہ صرف امام دکھایا جاتا ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ تمام جماعت جن کی اسے ڈھال بنایا گیا ہے وہ اس کے پیچھے ہے، اس پر نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ جو مقام اس کا ہے وہی ان سب کا ہے، ایک ہی وجود اور ایک ہی جسم وہ بن جاتے ہیں"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۸ء صفحہ ۲۳۰۔۲۳۱)

......☆......☆......

آیت استخلاف کا مفہوم

سورۃ النور آیات ۵۵۔۵۶ کی تلاوت کر کے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کھول کر الٰہی احکام اور شریعت کے ارشادات کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور مومنوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان احکام کی بجا آوری میں اطاعت کاملہ کا نمونہ دکھلاویں اور اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا کہ اگر تم کامل اطاعت کا نمونہ دکھلاؤ گے تو ان راہوں کی طرف تمہیں ہدایت دی جائے گی جن پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے اور یہ بھی وعدہ دیا گیا کہ اگر کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بشری کمزوریوں کے پیش نظر خلافتِ حقّہ کا نظام تم میں جاری کرے گا اور ایسے لوگ تم میں پیدا ہوتے رہیں گے جن کا تعلق پختہ اور کامل طور پر اپنے رب سے ہوگا۔ وہ اپنے اور تمہارے رب کے منشاء کے مطابق تمہاری رہنمائی کرتے رہیں گے اور تمہیں سہارا دیتے رہیں گے۔ تمہاری غفلتوں، سستیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور ان اعمال کی طرف رہنمائی کرتے رہیں گے جو حالات حاضرہ کا تقاضا ہوں"۔

(خطاب برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ۔ماہ اکتوبر ۱۹۶۸ء بحوالہ خلافت ومجددیت صفحہ ۶۔۷، مطبوعہ قادیان)

......☆......☆......

نظم وضبط اور اطاعت

"......... جماعت احمدیہ کی خصوصیت اور اس کی کامیابی کا راز ڈسپلن ہے یعنی نظم وضبط اور اطاعت۔ **جماعت احمدیہ کی بنیاد ہی خلافت** پر ہے اور خلافت جو ہے اس کی مثال یوں سمجھ لو کہ کسی نے بہت ہی شاندار عمارت بنائی تھی اس نے اس کی بنیادوں کے نیچے چھ چھ انچ ریت ڈالی۔ ریت کے ذرّے بڑے کمزور ہوتے ہیں لیکن اس ریت کو کچھ اس طرح باندھا کہ پتھر سے زیادہ مضبوط بنی اور اس ساری تعمیر کا بوجھ اس نے اپنے اوپر اٹھا لیا۔ اسی طرح خلافت جو ہے اسے ریت کے ذرّے سمجھ لو کیونکہ حقیقی طور پر خلفائے راشدین کی خلافتوں میں سے ہر خلافت کی نمایاں خصوصیت عاجزی ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہی ریت کے ذرّوں کو اپنی قدرت کی انگلیوں میں کچھ اس طرح پکڑا کہ وہ ساتویں آسمان تک جانے والی اتنی بلند عمارت کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہوگئے"۔

(خطبہ جمعہ ۲۸/اگست ۱۹۷۰ء)

......☆......☆......

تربیت کے معیار کو قائم رکھنا

"ہماری جماعت کی اصل تربیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ جتنے بھی خلفاء بعد میں آئے یا آئیں گے ان کا بنیادی طور پر ایک کام ہے اور وہ ہے اس تربیت کے معیار کو قائم رکھنا۔ باقی ساری تفاصیل ہیں۔ اور اس چیز میں پہلی یا دوسری یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں یا ساتویں خلافت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اس چیز کو مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا۔ آپ سے کسی نے کوئی بات کی تو آپؓ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو میرے جیسے آدمی ملے تھے اور مجھے تمہارے جیسے آدمی ملے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں یہ احساس تھا کہ اگلی نسل میں پہلے جیسے معیار کو قائم نہیں رکھا گیا۔ جب ہم نے خدام الاحمدیہ کے متعلق باتیں کیں، ہوسٹل کے طالبعلموں کے متعلق باتیں کیں وہ ساری یہی شاخیں ہیں اور پھر بنیادی جڑ جو ہے وہ یہ ہے کہ ہر خلافت کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ اس معیار تربیت اور معیار اخلاص کو قائم رکھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہ میں پیدا کیا۔ آپ (یعنی خدام الاحمدیہ۔ ناقل) کی بھی اسی سلسلہ میں ایک شاخ ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء صفحہ ۲۵۳۔۲۵۴)

☆......☆......☆......

استحکام جماعت

"یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر مہدی معہود کی جماعت نے شیطان کے ساتھ اتنی زبردست لڑائی محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے ہو کر لڑنی ہے تو اس جماعت کا کوئی حصہ کمزور نہیں ہونا چاہئے۔ دیکھو جب دنیوی جنگیں لڑی جاتی ہیں تو اگر فوج کا میمنہ یا میسرہ یا بالفاظ دیگر فوج کا دایاں بازو یا بایاں بازو کمزور ہو تو بڑا خطرہ ہوتا ہے کہ دشمن اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر گھیرنے میں لے لینے کی کوئی تدبیر کرے گا اور اس طرح بڑا زبردست نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ پس اس جنگ میں محاذ جنگ کا کوئی حصہ کمزور نہیں رہنا چاہئے۔ اسے یہ جنگ برداشت نہیں کرتی، نہ ہم برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس الٰہی جماعت میں یہ خلیفۂ وقت کا کام ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ کسی حصہ میں کمزوری نہ رہے

....

پس اس دور کی اس عظیم جنگ کو اگر ہم نے کامیابی کے ساتھ لڑنا ہے تو ہمارا کوئی پہلو بھی کمزور نہیں ہونا چاہئے، نہ ہمارے انصار کمزور ہونے چاہئیں، نہ ہمارے خدام کمزور ہونے چاہئیں، نہ ہمارے اطفال کمزور ہونے چاہئیں اور نہ ہماری لجنہ کی ممبرات کمزور ہونی چاہئیں"۔ (خطاب اجتماع انصاراللہ مرکزیہ ربوہ ۹/نومبر ۱۹۷۳ء)

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ ہر فرد اس الٰہی نظام خلافت کا حصہ ہے اور نظام خلافت کی مضبوطی کے لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو تقویٰ اور راستی کے ساتھ ادا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے اور خلیفۂ وقت سے محبت اور آپ کا دست وبازو بنتے ہوئے آپ کی تمام مہمات دینیہ عالیہ میں اپنی قوتوں کو صرف کرتے ہوئے آپ کی کامل اطاعت کے ذریعہ خداتعالیٰ کی تائید ونصرت کے حصول کی سعی کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق بخشے۔

نہ سلطنت کی تمنا نہ خواہشِ اِکرام
یہی ہے کافی کہ مولیٰ کا اِک نقیب ہوں میں
مری طرف چلے آئیں مریضِ رُوحانی
کہ ان کے دردوں دکھوں کے لئے طبیب ہوں میں
(کلام محمود)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALSNEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

آپ کا اپنا تعلیمی ادارہ
Microsoft Certified Professional IT Training Centre
Ausbildung Weiterbildung zertifizierung & Tests
MIT IHK- ZERTIFIKAT
E-mail: Khalid@t-online.de
WWW.Professional-ittrainingcenter.de
Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75
Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735
MS PITTC GLOBALE TRADE SERVICE
EHRHARTSTR.4
3 0 4 5 5 HANNOVER - GERMANY

خطبہ جمعہ

اَلْجَبَّار کے معنی ہیں: سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا۔ اصلاح کی توفیق دینے والا۔ ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مُصلح بھی بنتی ہے۔

جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے

(آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے اصلاح کرنے کی صفت کے مضمون کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۹؍اپریل ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۹؍شہادت ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ .سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾(سورة الحشر:۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت جبّاریت کے مختلف لغوی معانی مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کئے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی صفت جبّاریت کا کچھ مضمون بھی گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا۔ آج اسی ذکر کو آگے بڑھاتے ہوئے بعض اَور پہلوؤں سے صفت جبّار کو بیان کیا جاتا ہے۔

عربی لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں لکھا ہے:

اَلْجَبْرُ ٹوٹنے کے برعکس جوڑنے کے معنی رکھتا ہے جیسے اُس نے ہڈی کے ٹوٹنے کے بعد اس کو درست کر دیا اور فقیر کو غنی کر دیا۔ اور یتیم کی کفالت کی۔ چنانچہ جب جَبَرْتُ فَاقَةَ الرَّجُلِ کہا جائے گا تو مطلب یہ ہوگا کہ مَیں نے اس شخص کو غنی کر دیا۔

ابو علی الفارسی کہتے ہیں کہ جَبَرَهٗ کا معنی ہے: اس نے اس کو غربت کے بعد غنی کر دیا۔

ابن سیدہ نے اس کے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ اس نے اس شخص پر احسان کیا۔

علامہ ابنِ اثیر اپنی کتاب ”اَلنِّهَايَةُ فِي غَرِيْبِ الْاحاديث“ میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ”وَ جَبَّارُ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطَرَاتِهَا“ میں لفظ جبّار کا استعمال ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے اور درست کرنے کے معانی کو مدّ نظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ اس پہلو سے اس حدیث کے یہ معنے ہوں گے کہ اے وہ ذات جس نے اپنی معرفت سے دلوں کو ان کی فطرت پر قیام اور ثبات بخشا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحشر کی اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

الجبّار: سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا، اصلاح کی توفیق دینے والا۔ (حقائق الفرقان۔ جلد ۴۔ صفحہ ۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی الجبّار کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:- ”بگڑے ہوئے کا بنانے والا ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰۔ صفحہ ۳۷۵)

”عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ“۔ (ترمذی كتاب الصلوٰة باب مايقول بين السجدتين)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ“۔ اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے بگڑے کام سنوار دے، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔

حضرت ضُمْرَة ابنِ حَبِيْب روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت اُمّ سلمہ کے پاس اُن کے خاوند ابو سلمہؓ کی وفات کے موقع پر تعزیت کرنے کے لئے تشریف لائے اور آپؐ نے یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ عَزِّ حُزْنَهَا وَاجْبُرْ مُصِيْبَتَهَا وَ اَبْدِلْهَا بِهَا خَيْرًا مِنْهَا۔ یعنی اے میرے اللہ! اُمّ سلمہ کے غم کا مداوا کر اور اس کی مصیبت کی تلافی فرما اور اس کے فوت شدہ خاوند کے بدلہ میں اسے بہتر خاوند عطا فرما۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُمّ سلمہ کے غم کا مداوا کیا اور ان کی مصیبت کی تلافی بھی فرمائی اور اُنہیں اُن کے پہلے خاوند سے بدرجہا بہتر خاوند (یعنی آنحضرت ﷺ) عطا فرمائے۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، جلد نمبر ۸۔ ذكر ازواج رسول الله ﷺ)

اب تک جَبّار کے جو معانی کئے گئے ہیں، ان کی روشنی میں آج خاص طور پر اَلجبّار بمعنی سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا اور بقول علامہ ازھریؒ ”پسندیدہ دین کی اصلاح فرمانے والا“ کے مضمون کو بیان کیا جائے گا۔ مختصراً اتنا یاد رکھیں کہ جَبّار مبالغہ کا صیغہ ہے جو جبر سے مشتق ہے اور جبر کے معنے ہیں ٹوٹے ہوئے کو جوڑنا اور کسی کے حال کی اصلاح کرنا اور کسی کو زور غلبہ سے کسی کام پر آمادہ کرنا۔ پہلی صورت میں یہ اسم جمالی ہوگا اور دوسری صورت میں جلالی۔

جَبّار کے ان معنوں کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مُصلح بھی بنتی ہے اور اس کی بنیاد ہمیں قرآن کریم کی ان آیات میں ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

﴿فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ.السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ .اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ﴾(یونس:۸۲)

پس جب انہوں نے ڈال دیا (جو ڈالنا تھا) تو موسیٰ نے کہا جو تم لائے ہو وہ محض نظر کا دھوکہ ہے۔ اللہ یقیناً اُسے باطل کر دے گا۔ یقیناً اللہ مفسدین کے عمل کو صحیح قرار نہیں دیتا۔

سورۃ الانبیاء:۹۱: ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ .اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا . وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ﴾

پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے یحیٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔ یقیناً وہ نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ہمیں چاہت اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے تھے۔

سورۃ الاحزاب آیات ۷۱-۷۲: ﴿يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا.

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

سورۃ محمدؐ :۳:﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾۔

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا، اور وہی ان کے رب کی طرف سے کامل سچائی ہے، اُن کے عیوب کو وہ دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا۔

پھر سورۃ محمد کی آیات ۵ تا ۷:﴿وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۔ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۔ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ﴾۔

اور وہ لوگ جنہیں اللہ کی راہ میں سخت تکلیف پہنچائی گئی، ان کے اعمال وہ ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ انہیں ہدایت دے گا اور ان کے حال درست کر دے گا۔ اور انہیں اس جنت میں داخل کرے گا جسے ان کی خاطر اُس نے بہت اعلیٰ بنایا ہے۔

شریک کہتے ہیں کہ جامع ابن شداد نے ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے ہمیں بتایا کہ آنحضور ﷺ ہمیں کچھ کلمات سکھایا کرتے تھے۔ اور وہ ہمیں ویسے نہیں سکھاتے تھے جس طرح ہمیں تشہد سکھایا کرتے تھے (اور وہ کلمات یہ ہیں) اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے اور ہمارے آپس کے معاملات درست فرمادے۔ اور سلامی کے رستوں کی طرف ہماری رہنمائی فرما۔ اور ظلمات سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہری اور باطنی فواحش سے بچائے رکھ اور ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں اور ہم پر فضل کے ساتھ متوجہ ہو یقیناً تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں تو اپنی نعمتوں پر شکر کرنے والا بنا۔ اس حال میں کہ ان نعمتوں کی وجہ سے ہم تیری ثنا کرنے والے ہوں۔ ہمیں ان کو حاصل کرنے کے قابل بنا۔ اور تو ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرما۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشہد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے۔ اور چاہئے کہ اس کا بھائی یا اس کا ساتھی "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" سننے کے بعد "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہے۔ پس جب وہ اسے "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہہ لے تو چھینک مارنے والا اس کو یہ دعا دے "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے سارے کام درست فرمادے۔ (بخاری کتاب الادب، باب اذا عطس کیف يُشمّت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میرے لئے میرے دین کی اصلاح کر دے جو میرے تمام معاملات کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اور میرے لئے میری دنیا کی بھی اصلاح فرمادے جو میرے زندگی گزارنے کا سامان ہے۔ اور میرے لئے میری آخرت کی بھی اصلاح فرمادے جس کی طرف میرا لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لئے ہر خیر میں آگے بڑھنے کا موجب بنادے اور موت کو ہر شر سے محفوظ ہوجانے کا ذریعہ بنادے۔ (مسلم۔ کتاب الذکر)

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو بکرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ (کی دعاؤں میں سے) یہ دعا بھی ہے کہ اے اللہ! میں تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں۔ پس مجھے ایک لحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ تو میرے ہر معاملہ کی اصلاح فرمادے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل. مسند البصريين)

حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ عصا کا سہارا لیتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب ہم نے آپؐ کو دیکھا تو ہم (احتراماً) کھڑے ہوگئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تم ویسے مت کرو جیسے اہل فارس اپنے بڑے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے دعا کی کہ اللہ ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے قبول فرما، اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور آگ سے نجات بخش اور ہمارے ہر معاملہ کی اصلاح فرمادے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپؐ ہمارے لئے مزید دعا کریں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے لئے سب کچھ (اسی دعا میں) جمع نہیں کر دیا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الدعا)

یعنی میں تو تم سب کے لئے اور بھی بہت سی دعائیں کرتا رہتا ہوں۔

مسند احمد بن حنبل میں روایت ہے: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کے لئے پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپؐ نے وضو فرما کر یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میرے لئے دین کی اصلاح فرمادے اور مجھے وسعت عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المكثرين)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَة　　فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

یعنی اے میرے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرمادے۔ (بخاری۔ كتاب الرقاق)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے ایمانوں کی تجدید کیسے کریں؟ آپؐ نے فرمایا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کثرت سے ورد کیا کرو۔ (مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المكثرين)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جن ارشادات کا مجھے علم ہے اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امّت کے لئے ہر صدی کے سر پر کسی ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لئے اُس کے دین کی تجدید کرے گا۔

(سنن ابوداؤد۔ كتاب الملاحم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی اور وہی حق ہے خدا ان کے گناہ دور کرے گا اور ان کے حال چال کو درست کرے گا"۔

(نورالقرآن نمبر ۱، روحانی خزائن جلد ۹ صفحه ۳۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور وہ کلام جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے، ایسے لوگوں کے خدا گناہ بخش دے گا اور ان کے دلوں کی اصلاح کرے گا۔ اب دیکھو کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ ان کے گناہ بخشتا ہے اور ان کے تزکیۂ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بد بخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے"۔ (حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحه ۱۳۳)

مصلح کی صفات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہوں خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سنے یا بدظنی سے، مگر میں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلّم نے یہی تعلیم دی ہے، لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے،

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ میں رشی اور تارک جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶۲۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر لاہور۔ صفحہ ۴۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں، وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ .... پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور پُرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳۔ صفحہ ۷ تا ۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ اوّل جو دروازہ کھلتا ہے وہ گندگی دُور ہونے سے کھلتا ہے۔ جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں۔ لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دُور ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب تک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں "خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی" پر عمل ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جُویا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۳۵۹۔ جدید ایڈیشن)

جُویا کے معنے ہیں چاہنے والا، خواہش رکھنے والا۔

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو۔ کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جو ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اوّل خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۹۲۔ جدید ایڈیشن)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات پیش کرتا ہوں۔

مارچ ۱۸۸۲ء کا الہام ہے: "رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ"۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱)

کہ "اے میرے ربّ امتِ محمدیہ کی اصلاح کر"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ایک الہام ہے ۱۸۹۸ء کا: "قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۱۸۔ تذکرہ صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اور اس الہام کی ایک اور ورشن (Version) جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ قادر ہے وہ بارگہ جو ٹوٹا کام بناوے۔ مگر یہاں جو سامنے لکھا ہوا ہے وہ ہے "قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے"۔

۱۸ ستمبر ۱۸۹۳ء: "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اوّل گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے"۔ "اَصْلِحَ اللّٰہُ اَمْرِیْ کُلَّہٗ"۔

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷)

"خدا تعالیٰ میرا اتمام کام درست کردے"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۴۸ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

"اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ"۔ یہ الہام کہ "اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ" اس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے خدا! مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں:

"خَرُّوْا عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ. تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَ اِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ. لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ"۔

یعنی بعض سخت مخالفوں کا یہ انجام ہو گا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمارے گناہ بخش، ہم خطا پر تھے۔ اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں گے۔ اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید ہو سکتی تھی۔ تب یکدفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ حق کو قبول کرلیں گے۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ تذکرہ صفحہ ۷۱۶، ۷۱۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital
You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02-35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

خلافت کی غیر معمولی برکات

(حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات کی روشنی میں)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

✡......"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں لوگوں کا خیال تھا کہ ان کی زندگی تک یہ سلسلہ ہے لیکن جب وہ فوت ہوگئے تو پھر یہ سلسلہ قائم رہا۔ پھر حضرت خلیفہ اوّلؓ کے متعلق لوگ کہنے لگے وہ بڑے عالم ہیں ان پر سلسلہ کا دارومدار ہے مگر جب وہ فوت ہوئے تو ان کے بعد سلسلہ اور بھی بڑھا۔ اِسی طرح ہمارے بعد بھی یہ سلسلہ بڑھتا جائے گا۔ جب تک نظام قائم رہے گا اور جماعت میں اطاعت کا مادہ رہے گا لیکن جب نظام توڑدیں تو پھر خدا کی سنت ہے کہ وہ برکتیں اٹھا لیتا ہے۔ ہاں خدا کے سلسلے آدمیوں پر نہیں ہوا کرتے، وہ خدا کے منشاء کے ماتحت قائم ہوتے ہیں"۔(الفضل قادیان ۲۹؍نومبر ۱۹۲۷ء)

✡......اسی طرح فرمایا:

"یہ سب برکتیں جو ہمیں ملی ہیں محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ملی ہیں۔ اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ اپنی ساری زندگی آپ کے لائے ہوئے پیغام کی خدمت میں لگادیں اور کوشش کریں کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد، پھر اس کی اولاد، پھر اس کی اولاد بلکہ آپ کی آئندہ ہزاروں سال تک نسلیں اس کی خدمت میں لگی رہیں اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کو قائم رکھیں"۔

(الفضل ۲۱؍مارچ ۱۹۵۷ء، ۲۲؍مارچ ۱۹۵۷ء۔ بحوالہ سبیل الرشاد صفحہ ۱۲۶،۱۲۷)

✡......ایک اور موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ **سب برکتیں خلافت میں ہیں............ تم خلافت حقّہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے"۔**

(الفضل ربوہ ۲۰؍مئی ۱۹۵۹ء)

☆......☆......☆......☆

✡......برکات خلافت کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے؟۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں، ایک بہت بڑا فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے، مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اُسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے"۔

(خطاب ۲۷؍دسمبر ۱۹۱۴ء جلسہ سالانہ قادیان)

✡......پھر فرمایا:

"دیکھنے میں آگ کا انگارہ بڑا خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر اس کی حقیقت وہی جانتا ہے جس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح خلافت بھی دوسروں کو بڑی خوبصورت چیز معلوم ہوتی ہے اور نادان دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ خلیفہ بننے والے کو بڑا مزا ہوگیا............ **دراصل یہ بہت بڑا بوجھ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر کسی کی طاقت ہی نہیں کہ اسے اٹھا سکے۔** خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو ایک پہلے شخص کا کام کرے اور خلیفہ جس کا قائم مقام ہوتا ہے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ (الم نشرح:۳) کہ ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی تھی اتار دیا ہے۔

تو جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیٹھ اس بوجھ سے ٹوٹنے کے قریب تھی تو اور کون ہے جو یہ بار اٹھا کر سلامت رہ سکے۔ لیکن وہی خدا جس نے آنحضرت ﷺ کے بوجھ کو ہلکا کیا تھا اور اس زمانہ میں بھی اپنے دین کی اشاعت کے لئے اس نے ایک شخص کو اس بوجھ کے اٹھانے کی توفیق دی وہی اس نبی کے بعد اس کے دین کو پھیلانے والوں کی کمریں مضبوط کرتا ہے۔

(حوالہ مذکورہ بالا)

آئیوری کوسٹ میں ریڈیو پروگرامز

رپورٹ: راغب ضیاء الحق۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ ہر ممکن طریق پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچانے میں دن رات مصروف ہے۔ جہاں بھی کوئی موقع ملتا ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان میں ایک کوشش الیکٹرانک میڈیا کا استعمال ہے۔ مختلف شہروں اور ریجنز میں ریڈیو سٹیشنوں سے رابطہ کر کے اس سلسلہ میں کوشش کی جاتی ہے کہ جماعت کا پیغام نشر کروانے کے لئے وقت حاصل کیا جائے کیونکہ اس طرح آسانی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچ جاتا ہے۔

رمضان المبارک کے دوران ریڈیو بوآکے Bouake جو بوآکے کے علاوہ اردگرد کے سینکڑوں دیہات بھی کور کرتا ہے۔ اس پر پورا مہینہ روزانہ آدھ گھنٹے کے لئے ہمارے ریجنل مشنری بوآکے مکرم عمر معاذ صاحب کو لی بالی مختلف موضوعات پر درس دیتے رہے۔ اس پروگرام کو اس قدر پسند کیا گیا کہ لوگوں نے ٹیلی فون کالز کے ذریعے اور زبانی مبارکباد کے پیغامات دیئے۔ اس طرح ہزاروں افراد تک جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو جماعت احمدیہ کا حقیقی پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی رہی۔

لائیو پروگرام عیدالاضحیہ

اس پروگرام کی پسندیدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عیدالاضحیہ کے موقع پر مسلمانوں کی طرف سے بطور نمائندہ ہمارے مشنری مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی کو ریڈیو انتظامیہ بوآکے کی طرف سے حج اور قربانی کے فلسفہ کے موضوع پر لیکچر کے لئے دعوت دی گئی اور انتظامیہ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ آئندہ جب بھی ضرورت ہوئی، مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت سے ہم آپ ہی کو دعوت دیں گے۔

لوگوں کی طرف سے بار بار اصرار پر نیشنل ریڈیو آئیوری کوسٹ نے عیدالاضحیہ کے موقع پر ہمارے مشنری مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی کو ۴۰ منٹ کے لیکچر کی دعوت دی یہ پروگرام بالکل بلامعاوضہ تھا۔ ۲۰ منٹ کے لیکچر کے بعد لوگوں نے بذریعہ ٹیلی فون براہ راست سوالات کئے جن کے مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ پروگرام سارے آئیوری کوسٹ میں سنا اور پسند کیا گیا۔

علاوہ ازیں ریڈیو بوآکے پر وقتاً فوقتاً پروگرام جاری ہیں اور اب مستقل وقت حاصل کرنے کے لئے ریڈیو انتظامیہ بوآکے سے مذاکرات جاری ہیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد کامیابی ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اس کے علاہ آئیوری کوسٹ کے درج ذیل شہروں میں ہمارے ریڈیو پروگرام جاری ہیں۔

(۱) کورگو Korhogo میں ہفتہ وار آدھ گھنٹہ پروگرام ہوتا ہے۔

(۲) فرکے Firke میں بھی ہفتہ وار آدھ گھنٹہ پروگرم جاری ہے۔

(۳) اگبوول Agboville میں بھی ہفتہ وار آدھ گھنٹہ جماعت کا پروگرام دیا جاتا ہے۔

(۴) آپواسو Apoisso میں بھی روزانہ آدھ گھنٹہ پروگرام دیا جاتا ہے۔

Bin Houe میں بھی چھ ماہ کے لئے ہفتہ وار ایک گھنٹے کا معاہدہ ہوگیا ہے۔ اسکے علاوہ بنجالی Boundjali شہر میں بھی مذاکرات جاری ہیں وہاں پوسٹر کے ذریعہ سارے شہر میں ایم ٹی اے کی نشریات دکھائی جائیں گی۔

الحمد للہ ان پروگراموں کے ذریعہ لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پہرہ کی ڈیوٹی کن سے لی جائے

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰؍جون ۱۹۸۲ء کو منصبِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ ۱۶؍جون ۱۹۸۲ء کو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان کو حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ عاجز بھی بطور رکن مجلس عاملہ اس میٹنگ میں شامل تھا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے جو اہم ہدایات ارشاد فرمائیں ان میں پہرہ کے انتظام سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ پہرہ پر مخلص اور بشاشت سے ڈیوٹی دینے والے آئیں تعداد خواہ تھوڑی ہو لیکن نیک اور دعائیں کرنے والے ہوں۔

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ پر وہی خدام خلیفہ وقت کے قریب ڈیوٹی دیں جو نیک اور مجلس کے کاموں میں مسابقت کا جذبہ رکھنے والے ہوں۔ دوسرے درجہ کے لوگ بے برکتی کا باعث ہو جایا کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی یہ زریں ہدایات صرف مرکز میں ہی نہیں بلکہ نظام خلافت سے وابستہ دنیا کی تمام جماعتوں اور تمام کارکنان کے لئے نہایت درجہ اہمیت کی حامل اور رہنما اصولوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ان کی تعمیل باعث خیر و برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر کماحقہ عمل کی توفیق بخشے۔ (نصیر احمد قمر)

یونیک فرانس ٹریول

PIA اور دوسری تمام ائرلائنوں سے دنیا بھر میں سفر کے لئے سستی اور یقینی نشستوں کے لئے
لاہور، کراچی، فیصل آباد، پشاور، دہلی، کابل، تہران کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔
خصوصی رعایت کے ساتھ دنیا بھر کے سفر کے لئے
یونیک فرانس ٹریول۔ رابطہ: الطاف چوہدری۔ جرمنی
Tel: 069-24277977 & 069-24450992 - Fax: 069-230600

خلافت اسلامیہ کے جنّتی نظام کا اجراء اور معاشرہ اسلامی کے سات خصائص

(رقم فرمودہ : مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری)

حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر جس طرح ایمان ثریا سے لایا جاکر قلوب مومنین میں راسخ کر دیا جانا تھا اور رسمی اسلام کی بجائے حقیقی اسلام نے اپنی روحانی برکات اور آسمانی نشانات کی تجلیات سے دنیا کو منور کرنا تھا۔ اس طرح اب آسمانی بادشاہت، خلافتِ اسلامیہ کا وہ جنّتی نظام جو مسلمانوں سے چھن گیا تھا آپ کے عہد میں اُس کا دوبارہ قائم ہونا مقدر تھا جس کے بحال ہونے کی آنحضرت ﷺ نے پہلے سے بشارت فرمادی تھی۔ چنانچہ فرمایا: "ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ "۔(مشکوٰۃ کتاب الفتن) سو ایسا ہی ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ: "اِنِّی اَنْزَلْتُ مَعَكَ الْجَنَّةَ"۔ یعنی وہ جنت جو دنیا سے اٹھا دی گئی تھی تیرے نزول کے ساتھ اسے بھی نازل کر دیا گیا ہے۔ اور یہ الہام بھی ہوا کہ "یَا آدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ"۔(تذکرہ صفحہ ۷۱)۔ "یَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ"(تذکرہ صفحہ ۷۲)۔

اس کے علاوہ حضور کو یہ بھی الہام ہوا: "سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰى دِيْنٍ وَاحِدٍ"۔(تذکرہ صفحہ ۵۷۱)۔ نیز یہ بھی الہام ہوا کہ "جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ"۔(تذکرہ صفحہ ۳۰۷)

سنو! آج صفحۂ زمین پر صرف یہی ایک جماعت ہے یعنی جماعت احمدیہ جو ایک امام اور خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر جمع ہے۔ جماعت ان افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو ایک امام کی ماتحتی میں متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہوں اور ایک متحدہ پروگرام کے مطابق کام کر بھی رہے ہوں۔ پس آپ دیکھ لیں کیا اس وقت دنیا کے مسلمان کسی ایک شخص کے ماتحت ہو کر اور آپس میں مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں یا ان کا کوئی متحدہ پروگرام ہے؟۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کا آپس میں سخت اختلاف، تشتت اور پراگندگی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف "احمدیت کا پیغام" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس اس وقت مسلمان بھی ہیں، مسلمانوں کی حکومتیں بھی ہیں اور ان میں سے بعض حکومتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط ہو رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی مسلمان ایک جماعت نہیں......... گو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کی سیاسی حالت بہتر ہو رہی ہے اور بعض نئی اسلامی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں لیکن باوجود اس کے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک اسلامی جماعت نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ مختلف سیاستوں میں بٹے ہوئے ہیں اور الگ الگ حکومتوں میں تقسیم ہیں۔ ان سب کی آواز کو ایک جگہ جمع کرنے والی کوئی طاقت نہیں۔ مگر اسلام تو عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے......... جب دنیا کے ہر ملک کے مسلمان اسلام کے نام کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں تو اسلامی جماعت وہی ہو سکتی ہے جو ان سارے گروہوں کو اکٹھا کرنے والی ہو اور جب تک ایسی جماعت دنیا میں قائم نہ ہو ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ گو حکومت ہے اور سیاست ہے۔ اسی طرح متحدہ پروگرام کا سوال ہے۔ جہاں ایسا کوئی انتظام نہیں جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو اکٹھا کر سکے وہاں مسلمانوں کا کوئی متحدہ پروگرام بھی نہیں۔ نہ سیاسی، نہ تمدنی، نہ مذہبی.........
پس پروگرام کے لحاظ سے بھی مسلمان ایک جماعت نہیں۔ ایسی صورت میں اگر کوئی جماعت قائم ہو اور مذکورہ بالا دونوں مقاصد کو لے کر قائم ہو تو اس پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ایک نئی جماعت بن گئی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ پہلے کوئی جماعت نہیں تھی اب ایک جماعت بن گئی ہے۔ مَیں اِن دوستوں سے جن کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود ایک نماز، ایک قبلہ، ایک قرآن اور ایک رسول ہونے کے پھر احمدی جماعت نے الگ جماعت کیوں بنائی کہتا ہوں کہ وہ اس نکتہ پر غور کریں اور سوچیں کہ اسلام کو پھر ایک جماعت بنانے کا وقت آ چکا ہے۔...... اسلامی حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی موجودگی میں بھی ایک خلا باقی ہے، ایک کمی باقی ہے۔ اور اسی خلا اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے......... احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے اور انہیں ایک رشتہ میں پروئے تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں......... اب جماعت احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے۔ ہندوستان میں بھی، افغانستان میں بھی، ایران میں بھی، عراق میں بھی، شام میں بھی، فلسطین میں بھی، مصر میں بھی، اٹلی میں بھی، انڈونیشیا، ملایا، ایسٹ اور ویسٹ افریقہ، ایبے سینیا، ارجن ٹائنا۔ غرض ہر ملک میں تھوڑی یا بہت جماعت موجود ہے۔ اور ان ممالک کے اصلی شہریوں میں سے جماعت موجود ہے......... بے شک جماعت احمدیہ تھوڑی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے جماعت اسلامی قائم ہو رہی ہے۔ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ افراد اس میں شامل ہو کر ایک عالمگیر اتحاد کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور ہر سیاست کے ماننے والے لوگوں میں سے کچھ نہ کچھ آدمی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسی تحریکوں کی ابتداء شروع میں چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے لیکن ایک وقت میں جا کر وہ ایک فوری قوت حاصل کر لیتی ہیں اور چند دنوں میں اتحاد اور اتفاق کا بیج بونے میں کامیاب ہو جاتی ہیں......... پروگرام کے لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ ہی ایک متحدہ پروگرام رکھتی ہے اور کوئی جماعت متحدہ پروگرام نہیں رکھتی۔ جماعت احمدیہ عیسائیت کے حملہ کا پورا اندازہ لگا کر ہر ملک میں اس کا مقابلہ کر رہی ہے"۔(احمدیت کا پیغام از صفحہ ۲۲ تا ۲۷)

جماعت احمدیہ کی اس تنظیم اور اسلامی خدمات کی ساری دنیا معترف اور مداح ہے۔ مسلمانوں نے تنظیم ملّت اور جماعتی اتحاد کی خاطر ہر ممکن کوشش کی۔ اس کے لئے متعدد سوسائٹیاں قائم ہوئیں۔ کئی تنظیمیں تجویز کی گئیں۔ تنظیم ملت کے لئے جرائد واخبار بھی نکالے گئے۔ مگر باوجود ان تمام مساعی کے اُمّت اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔ وجہ یہ ہے کہ ان کے پیچھے وہ آسمانی روح نہ تھی جو روح خدا کا مامور مبعوث ہو کر جماعت و ملت میں پھونک دیتا ہے جس سے وہ جماعت زندہ اور فعّال امّت کہلاتی ہے اور اس کا ایمان حقیقی ایمان ہوتا ہے جو اپنے معجزانہ آثار و نشانات سے پہچانا جاتا ہے۔ اس میں ایک ایسی غیر معمولی قوت بھر دی جاتی ہے جس کی نظیر دوسروں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ جہاں اور جدھر رُخ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نصرت و فتح کا ہاتھ ان پر نمایاں نظر آتا ہے۔ اور وہ 'يَدُاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ' اور ﴿اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ کا زندہ نمونہ ہوتے ہیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے وہ بہشت اور بہشتی زندگی کے وارث بن جاتے ہیں۔

واضح ہو کہ ایک بہشت تو وہ ہوتا ہے جس کا حصول شخصی اور فردی مجاہدات سے وابستہ ہوتا ہے۔ جب انسان تزکیۂ نفس اور تہذیب اخلاق کے ذریعہ نفس امارہ کو رام کر لیتا اور نفس لوّامہ سے بھی بلند تر ہو کر نفسِ مطمئنہ کے مقام کو پالیتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عبودیت الٰہیہ کا روحانی انعام ملتا ہے اور یہ آسمانی خطاب پاتا ہے۔ ﴿يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً. فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾(الفجر:۲۸ تا ۳۱)۔ یہ بہشت فردی اور شخصی نوعیت کا ہوتا ہے۔ خلافت راشدہ کے اٹھ جانے کے بعد بھی امت میں ہزاروں لاکھوں ایسے اولیاء و ابدال گزرے ہیں جو اس جنت کے وارث ہوئے مگر باوجود اس کے مسلمان بحیثیت جماعت اُس جنّتی نظام سے محروم رہے جو خلافتِ اسلامیہ کے ذریعہ قومی اور جماعتی طور پر تنظیم ملّت کے رشتہ میں پروئے جانے سے میسر آتا ہے۔ کیونکہ ؎

فرد تنہا از مقاصد غافل است — قوتش آشفتگی را مائل است
فرد مے گیرد ز ملّت احترام — ملت از افراد مے یابد نظام
فرد تا اندر جماعت گم شود — قطرۂ وسعت طلب قلزم شود
فرد را ربطِ جماعت رحمت است — جوہر او را کمال از ملّت است

(رموز بیخودی)

نیز یہی مضمون علامہ اقبال نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے ؎

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں — موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

یہ جنّتی نظام نبی اور اس کے خلفاء کے ساتھ وابستہ ہونے سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے موعودِ اقوامِ عالم حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر خلافت اسلامیہ کا وہ جنّتی نظام ملّت میں پھر سے قائم کر دیا جسے مسلمان اپنی ہی غلطیوں کے باعث کھو چکے تھے۔ فالحَمدللّٰه عَلٰى ذٰلِك.

یہ جنّتی نظام جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے ذریعہ سے قائم ہوتا ہے اس کی اہمیت کا اندازہ پرویز صاحب کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد صورت یہ نہیں تھی کہ ہر شخص اپنے اپنے مفہوم کے مطابق خدا اور رسول کی اطاعت کر لیتا تھا۔ اس کی صحیح شکل یہ تھی کہ حضور کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوئی تھی اس سے پوچھا جاتا تھا کہ فلاں معاملہ میں خدا اور رسول کی اطاعت کس طرح کی جائے گی۔ جو فیصلہ وہاں سے ملتا اسے خدا اور رسول کی اطاعت سمجھا جاتا۔ اس سے وحدت امت قائم تھی۔ جب خلافت باقی نہ رہی تو خدا اور رسول کی اطاعت انفرادی طور پر ہونے لگی۔ اس سے اُمّت میں افتراق پیدا ہوا۔ اُمّت میں دوبارہ وحدت پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کی جائے اور اس کے فیصلوں کے مطابق خدا اور رسول کی اطاعت کی جائے۔ اس خلافت کو بغرض اختصار مرکز ملّت یا اسلامی نظام سے تعبیر کیا جاتا ہے"۔(رسالہ طلوع اسلام صفحہ ۸، مارچ ۱۹۶۲ء)

پرویز صاحب مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت محض انسانی کوششوں اور قومی منصوبوں سے قائم نہیں کی جاتی بلکہ اس کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں قیام خلافت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ جیسے فرمایا ﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ﴾ اور اس کی صورت یہی ہوتی ہے کہ پہلے نبی مبعوث فرماتا ہے جس کی صحبت میں رہ کر ایسے نفوس طیبہ (صحابہ) تیار ہوتے ہیں جو اس کے رنگ میں رنگین ہو کر دنیا میں نظام نبوت قائم کرنے کے لئے عملی نمونہ بنتے ہیں۔ پھر نبی کی وفات پر ایسے پاک اور مقدس نفوس جو مؤید بروح القدس ہوتے ہیں ان کی بے لاگ رائے اور بے رُو رعایت ووٹوں سے خلیفہ کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس ان کے بعد بھی انہیں کے نقش قدم پر چلنے والے قدسی صفات نفوس کی کثرت رائے سے انتخاب ہوتا ہے۔

خلافت اسلامی کا نظام

خلافت اسلامی یا آسمانی بادشاہت کا نظام افراد کی اصلاحِ اخلاق اور تربیت روحانی پر مبنی ہوتا ہے۔ اس کی سیاست حاکمانہ نہیں بلکہ مربیانہ ہوتی ہے۔ ایسی پاک تربیت کے ذریعہ سے افراد کو ایسا حبّ دین اور عشق الٰہی کا

شربت کافوری پلایا جاتا ہے جس سے ان کے قلوب میں دنیا کی محبت سرد پڑ جاتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ قوموں اور حکومتوں کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دیتا ہے تو وہ حریص دنیاداروں اور ہوس اقتدار کے بھوکوں کی طرح ملکوں اور قوموں میں فساد برپا نہیں کرتے بلکہ اقوام عالم کے لئے امن و راحت کے دلدادہ ہوتے اور ان کی خوشحالی کی ذمہ داری اپنے سر لیتے ہیں۔ چنانچہ سورۃ حجر رکوع ۴ میں معاشرہ اسلامی اور آسمانی بادشاہت کی خصوصیات کا تذکرہ یوں ہے۔

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۔اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ۔ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۔ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾(سورۃ الحجر:۴۶تا۴۹)۔

ان آیات میں آسمانی بادشاہت (اسلامی خلافت) کا مقابلہ زمینی حکومت سے کیا گیا ہے۔ زمینی سلطنت سے مراد وہ سلطنت ہے جس کی بنیاد ظلم و تباہی وغیرہ کے سات جہنمی دروازوں پر ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل آسمانی بادشاہت بھی سات خصائص پر مبنی ہوتی ہے۔

☆...... پہلا خاصہ: ﴿اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ﴾۔ زمینی حکومتیں جب کسی علاقہ کو فتح کرتی ہیں تو اپنی قاہرانہ شان دکھانے کے لئے ظلم اور سفاکی کرتی ہیں۔ مگر اسلامی حکومت قوموں کے لئے حقیقتاً امن کا پیغام لے کر آتی ہے۔ ملک میں امن اور سلامتی قائم رکھنا اور قوموں اور رعایا کی خیر خواہی کرنا اور انہیں ترقی کے بام عروج تک لے جانے کی کوشش کرنا اس کے فرائض میں شامل ہوتا ہے۔

☆...... دوسرا خاصہ: ﴿اٰمِنِيْنَ﴾۔ ان کے فاتحانہ داخلہ پر قومیں خوش ہوتی اور دلی جذبات کے ساتھ ان کی آمد پر خوش آمدید کہتی ہیں۔ اس لئے حاکم اپنی رعایا سے مطمئن اور امن میں ہوتے ہیں۔

☆...... تیسرا خاصہ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ﴾۔ مسلمانوں کے دلوں میں مفتوحہ اقوام کی گزشتہ کارروائیوں کی وجہ سے کوئی کینہ نہیں ہوتا۔ ان کے سینے ایسی آلائشوں سے پاک و مصفا ہوتے ہیں۔

☆...... چوتھا خاصہ: ﴿اِخْوَانًا﴾۔ وہ حقیقی مساوات قائم کرتے ہیں۔ فاتح و مفتوح کا امتیاز نہیں رہتا۔ بلکہ انہیں اپنے بھائی سمجھتے ہوئے ان کی ہر ممکن امداد کرتے ہیں۔

☆...... پانچویں خصوصیت: ﴿عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ﴾۔ دنیاوی بادشاہوں کی عادت ہوتی ہے کہ تخت حکومت پر متمکن ہوتے ہی ان کی حرص و ہوس ملک گیری بڑھتی ہے۔ وہ اپنی حکومت کی توسیع کے لئے دوسروں کے علاقہ میں بلاوجہ جارحانہ حملے کرتے اور 'مُتَقٰتِلِيْن' بنتے ہیں۔ مگر خلافت اسلامیہ کے ماتحت منتخب ہونے والے امراء و حکام کا رویہ ان عیوب سے پاک ہوتا ہے۔ وہ 'مُتَقٰتِلِيْن' نہیں بلکہ ﴿مُتَقَابِلِيْن﴾ ہوتے ہیں۔ یعنی ایک طرف تو وہ اپنی رعایا کی حفاظت اور ترقی اور کامرانی کے فرائض کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ دوسری طرف اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ دوستانہ اور برادرانہ تعلقات رکھتے ہوئے ان کی بہبود کی طرف بھی متوجہ رہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ایک اور جگہ مسلمانوں کو اسی فریضہ کی طرف یوں توجہ دلائی گئی ہے: ﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ۔اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾(الممتحنہ:۹)۔

﴿اَنْ تَبَرُّوْهُمْ﴾ میں "بِرّ" کے معنی نیکی اور احسان کرنے اور ترقی دینے اور بڑھانے کے بھی ہیں۔

☆...... چھٹی خصوصیت: ﴿لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ﴾۔ دنیوی حکومتیں جب قائم ہوتی ہیں تو چونکہ رعایا کے قلوب پر ان کی حکومت نہیں ہوتی اس لئے رعایا کی مخالفتوں، شورشوں اور بغاوتوں کو دبانے کے لئے انہیں بڑی بڑی مشقتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ وہ امن اور چین سے حکومت قائم نہیں رکھ سکتیں۔ لیکن اس کے برعکس اسلامی حکومت چونکہ عدل و انصاف کے نیک جذبات سے بھرپور ہوتی ہے ان کے نیک اخلاق کی وجہ سے رعایا کے قلوب پر ان کی حکومت ہوتی ہے۔ اس لئے رعایا کی بغاوتوں وغیرہ کا انہیں چنداں خطرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اس کی طرف سے بالکل مطمئن ہوتی ہیں۔

☆...... ساتویں خصوصیت: ﴿وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾۔ دنیوی گورنمنٹوں کے ظلم اور تعدی سے تنگ آکر جب ملک میں بڑے زور سے بغاوتیں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں جنہیں دبانا حکومت کے لئے مشکل ہو جاتا ہے تو ان کے لئے ان علاقوں سے نکل جانے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں رہتا۔ مگر اسلامی حکومت میں یہ موقعہ ہی نہیں آسکتا۔ کیونکہ اسلامی قانون کے مطابق مفتوحہ اقوام کو ان کے مناسب حال حقوق دینا بھی اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے ﴿فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا﴾۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

مبلغوں کو پیدا کرنا اور ان سے کام لینا بغیر خلافت کے نہیں ہو سکتا

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

"اگر تم اصلاح کر لوگے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ اور اگر تم حقیقی انصار بن جاؤ تو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی۔ اور وہ عیسائیت کی خلافت سے بھی لمبی چلے گی۔ عیسائیوں کی تعداد تو تمام کوششوں کے بعد مسلمانوں سے قریباً دوگنی ہوئی ہے۔ مگر تمہارے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تعداد کو اتنا بڑھا دے گا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دوسرے تمام مذاہب ہندوازم، بدھ مت، عیسائیت اور شنٹوازم وغیرہ کے پیرو تمہارے مقابلے میں بالکل ادنیٰ اقوام کی طرح رہ جائیں گے۔ یعنی ان کی تعداد تمہارے مقابلے میں ویسی ہی بے حقیقت ہو گی جیسے آج کل ادنیٰ اقوام کی دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں ہے۔ وہ دن جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے یقیناً آئے گا۔ **لیکن جب آئے گا تو اس ذریعہ سے آئے گا کہ خلافت کو قائم رکھا جائے، تبلیغ اسلام کو قائم رکھا جائے، تحریک جدید کو مضبوط کیا جائے، اشاعت اسلام کے لئے جماعت میں شغف زیادہ ہو اور دنیا کے کسی کونہ کو بھی بغیر مبلغ نہ چھوڑا جائے۔**

مجھے بیرونی ممالک سے کثرت سے چٹھیاں آرہی ہیں کہ مبلغ بھیجے جائیں۔ اس لئے ہمیں تبلیغ کے کام کو بہر حال وسیع کرنا پڑے گا۔ اور اتنا وسیع کرنا پڑے گا کہ موجودہ کام اس کے مقابلہ میں لاکھواں حصہ بھی نہ رہے۔ میں نے بتایا ہے کہ خلافت کی وجہ سے رومن کیتھولک اس قدر مضبوط ہو گئے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے پڑھا کہ ان کے ۵۴ لاکھ مبلغ ہیں۔ ان سے اپنا مقابلہ کرو اور خیال کرو کہ تم سوڈیڑھ سو مبلغوں کے اخراجات پر ہی گھبرانے لگ جاتے ہو۔ اگر تم ان سے تین چار گنے زیادہ طاقتور بننا چاہتے ہو **تو ضروری ہے کہ تمہارا دو کروڑ مبلغ ہو۔** لیکن اب یہ حالت ہے کہ ہمارے سب مبلغ ملا لئے جائیں تو ان کی تعداد دو سو کے قریب بنتی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ عیسائیوں کو مسلمان کر لیں، بدھوں کو مسلمان کر لیں، شنٹوازم والوں کو مسلمان کر لیں، کنفیوشس ازم کے پیرووں کو مسلمان کر لیں تو اس کے لئے دو کروڑ مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اور ان مبلغوں کو پیدا کرنا اور پھر ان سے کام لینا بغیر خلافت کے نہیں ہو سکتا۔

ہمارے ملک میں ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک بادشاہ جب مرنے لگا تو اس نے اپنے تمام بیٹوں کو بلایا اور انہیں کہا کہ جھاڑو لاؤ۔ وہ ایک جھاڑو لے آئے۔ اس نے اس کا ایک ایک تنکا انہیں دیا اور کہا اسے توڑو۔ اور انہوں نے فوراً توڑ دیا۔ پھر اس نے سارا جھاڑو انہیں دیا کہ اب اسے توڑو۔ انہوں نے باری باری پورا زور لگایا مگر وہ جھاڑو ان سے نہ ٹوٹا۔ اس پر اس نے کہا: میرے بیٹو! دیکھو میں نے تمہیں ایک ایک تنکا دیا تو تم نے اسے بڑی آسانی سے توڑ دیا۔ لیکن جب سارا جھاڑو تمہیں دیا تو باوجود اس کے تم نے پورا زور لگایا وہ تم سے نہ ٹوٹا۔ اسی طرح اگر تم میرے مرنے کے بعد بکھر گئے تو ہر شخص تمہیں تباہ کر سکے گا۔ لیکن اگر تم متحد رہے تو تم ایک مضبوط سوٹے کی طرح بن جاؤ گے جسے دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکے گی۔ اسی طرح اگر تم نے خلافت کے نظام کو توڑ دیا تو تمہارے کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی اور تمہیں دشمن کھا جائے گا۔ **لیکن اگر تم نے خلافت کو قائم رکھا تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں تباہ نہیں کر سکے گی۔ تم دیکھ لو ہماری جماعت کتنی غریب ہے لیکن خلافت کی وجہ سے اسے بڑی حیثیت حاصل ہے۔ اور اس نے وہ کام کیا ہے جو دنیا کے دوسرے مسلمان نہیں کر سکے۔**

مصر کا ایک اخبار الفتح ہے جو سلسلہ کا شدید مخالف ہے۔ اس میں ایک دفعہ کسی نے مضمون لکھا کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں مسلمانوں میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں مگر انہوں نے اسلام کی وہ خدمت نہیں کی جو اس غریب جماعت نے کی ہے۔ اور یہ چیز ہر جگہ نظر آتی ہے۔ یورپ والے بھی اسے مانتے ہیں اور ہمارے مبلغوں کا بڑا اعزاز کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنی دعوتوں اور دوسری تقریبوں میں بلاتے ہیں.......... یہ صرف خلافت ہی کی برکت تھی جس نے احمدیوں کو ایک نظام میں پرو دیا اور اس کے نتیجہ میں انہیں طاقت حاصل ہو گئی"۔

(سبیل الرشاد جلد اول صفحہ ۱۲۲۔۱۲۴)

(مرسلہ: حبیب الرحمٰن زیروی)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

خلافت احمدیہ اور قبولیت دعا کا اعجاز

محمود احمد ملک

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶۔ صفحہ ۱۱)

حضور علیہ السلام کو دعا کے ثمرات پر اس قدر یقین تھا کہ آپ نے اپنی صداقت کی پرکھ کا ایک بڑا ذریعہ دعا کو قرار دیتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ اگر کسی کو حضورؑ کے دعویٰ مسیحیت میں شک ہو اور دیگر ذرائع اُس کی تسلّی کے لئے ناکافی ہوں تو اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں عرض کرے اور دعا کرے تو یقیناً خدا تعالیٰ اُس کی راہنمائی فرمادے گا۔

نیز فرمایا:۔

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار الہامات کے ذریعہ یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا کے ذریعہ سے ہوگا۔"

(سیرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔ صفحہ ۵۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کو جماعت نے اجتماعی طور پر ہمیشہ پیش نظر رکھا اور پھر جو کچھ بھی پایا دعا کے ذریعہ ہی پایا۔ نیز خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو نظام خلافت کی نعمت سے نوازا ہے، یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ہی ثمر ہے۔ اس نظام کی عظیم برکتوں میں سے ایک یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کو قبولیت دعا کا معجزہ عطا کیا جاتا ہے۔ اس کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اُس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اُس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اُس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔"

(منصب خلافت۔ صفحہ ۳۲)

دراصل تو خلافت کا قیام بھی دعا کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے اور پھر دعا کے ذریعہ سے ہی اس کے ثمرات پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو اور خدا تعالیٰ کے الہامات کو تحقیر کی نگاہ سے مت دیکھو جس میں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو تا قدرت ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔ تم اُن ناکاموں اور نامرادوں اور بے عملوں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو ردّ کر دیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خدا قدرت ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے"

(خلافت راشدہ۔ صفحہ ۲۶۹)

پس دعاؤں کے ذریعہ قائم کی جانے والی خلافت اپنی ذات میں قبولیت دعا کے بے شمار اعجازی نشانات کی حامل ہوتی ہے۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ایک ایسا زندہ تعلق قائم ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں خلافت پر ایمان لانے اور اعمال صالحہ کرنے والے اپنے بے شمار مصائب، پریشانیوں اور تکالیف سے صرف اس لئے نجات پاجاتے ہیں کہ ایک ایسا وجود اُن کے لئے دعاگو ہوتا ہے جس کی دعاؤں کی قبولیت کا ذمہ خود خدا تعالیٰ نے لیا ہے۔ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگیاں دعا سے عبارت نظر آتی ہیں اور کچھ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ گویا خلیفہ وقت ایک مجسم دعا وجود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے دورِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۸ء کو خطاب فرماتے ہوئے اپنی کیفیت کا یوں ذکر کیا:۔

"چاہو تو یہ سمجھ لو کہ خدا کا فضل یہ کہ ایک ایسا انسان تمہارا امام بنایا جو تڑپ تڑپ کے تمہارے لئے دعائیں کرتا ہے۔"

(اخبار "البدر"۔ ۷؍جنوری ۱۹۰۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک حج کے موقع پر یہ دعا کی تھی: "یاالٰہی! جب مضطر ہوکر کوئی دعا تجھ سے مانگوں تو اس کو قبول کرنا"۔ یہ دعا اس شان سے پوری ہوئی کہ آپؓ کی زندگی اس کے ثمرات سے بھری پڑی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی دعاؤں نے بے شمار معجزے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو آپ کے بڑے بھائی نے بیان کیا کہ جب آپ کی عمر ڈیڑھ سال تھی تو آپ کی ٹانگ پر پھوڑا نکلا جو بگڑتے بگڑتے ناسور بن گیا۔ جب ہر علاج بے اثر ثابت ہوا تو شدید تکلیف میں آپ کو مشن ہسپتال سیالکوٹ لے جایا گیا جہاں کے انگریز ڈاکٹر نے فوری طور پر ٹانگ کاٹنے کا مشورہ دیا۔ اس پر آپ کے والدین آپ کو لے کر قادیان آگئے اور بڑی بے قراری سے صورتحال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں عرض کی۔ قادیان میں ایک اور بچی بھی اسی قسم کی تکلیف کا شکار تھی۔ حضورؓ نے اس کے لئے دو ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مقرر فرمایا جنہوں نے معائنہ کرکے یہی مشورہ دیا کہ ٹانگ کاٹ دینی چاہئے۔ چنانچہ ایک روز بچی کا آپریشن کرکے اس کی ٹانگ کاٹ دی گئی۔ اگلے روز ملک صاحب کا آپریشن ہونا تھا۔ دعائیں بھی کی گئیں اور چونکہ حضورؓ کے ایک صاحبزادے آپ کے بڑے بھائی کے دوست تھے اور انہوں نے بھی حضورؓ کی خدمت میں بار بار ٹانگ نہ کٹنے کے لئے عرض کیا تو حضورؓ نے فرمایا کہ اس بچے کے بار بار اصرار پر میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے جسے میں الٰہی تحریک سمجھتا ہوں۔ آپؓ نے آپریشن ملتوی کرکے کچھ مرہم اور پڑیاں عطا فرمائیں جن سے اسی روز بہت افاقہ ہوا اور تین دن میں اللہ کے فضل سے بیماری کا اثر زائل ہوگیا اور چند روز میں مکمل صحت ہوگئی۔ مکرم ملک صاحب کہتے ہیں کہ آج میری عمر ۸۵ سال ہے، ناسور کے نشان آج بھی گھٹنے پر موجود ہیں لیکن اس کے بعد کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی شفقت و محبت کی عکاسی کرنے والے ایسے بے شمار واقعات ہیں جب حضورؓ کی گریہ وزاری سے لبریز دعاؤں نے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کیا۔ محترم چودھری حاکم دین صاحب کی بیوی کو زچگی کی شدید تکلیف تھی۔ وہ رات گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے گھر گئے اور چوکیدار سے پوچھا کہ کیا میں حضورؓ کو اس وقت مل سکتا ہوں۔ چوکیدار نے نفی میں جواب دیا لیکن حضورؓ نے آواز سن لی اور اندر بلالیا۔ انہوں نے تکلیف کا ذکر کیا تو حضورؓ نے ایک کھجور پر کچھ پڑھ کر آپ کو دی اور فرمایا: "یہ اپنی بیوی کو کھلادیں اور جب بچہ ہوجائے تو مجھے بھی اطلاع دیں"۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تھوڑی دیر بعد بچی پیدا ہوئی۔ انہوں نے سوچا کہ حضورؓ کو جگانا مناسب نہیں، چنانچہ صبح اذان کے وقت حاضر ہوئے اور حال عرض کیا۔ آپؓ نے فرمایا: "بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے اگر مجھے بھی اطلاع دے دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔ میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا"۔

چوہدری غلام محمد صاحب حضرت خلیفہ اولؓ کی دعا کی قبولیت کے متعلق فرماتے ہیں۔ ۱۹۰۹ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکان گر گئے۔ آٹھویں یا نویں روز حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں نے وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی یہ دعا بارش بند ہونے کی دعا تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ کی ایک روایت ہے جو آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے ہی سنی۔ ایک دن حضورؓ کے پاس ایک احمدی فوجی انڈین آفیسر آئے اور کہنے لگے کہ حضورؓ! آپ دعا کریں کہ میں لڑائی میں بھی نہ جاؤں اور مجھے تمغہ بھی مل جائے۔ حضورؓ نے فرمایا: "ہمیں تو آپ کے قواعد کا علم نہیں ہے، معلوم نہیں کہ تمغہ کس طرح ملا کرتا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ میڈل اُسے ملتا ہے جو لڑائی میں جائے۔ آپؓ نے فرمایا: "پھر آپ کو بغیر لڑائی میں جانے کے کیونکر مل سکتا ہے؟" وہ کہنے لگے کہ حضور دعا کریں۔ آپؓ نے فرمایا: اچھا ہم دعائیں کریں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ آئے اور بتلایا کہ حضورؓ کی دعا سے مجھے تمغہ مل گیا ہے۔ اور پھر دریافت کرنے پر بتلایا کہ میں بیس (Base) کیمپ میں تھا کہ میرے نام حکم پہنچا کہ لڑائی کے میدان میں پہنچو۔ میں ڈرا مگر چل پڑا۔ ابھی تھوڑی دُور ہی گیا تھا مگر وہ سرحد پار کرچکا تھا جس کے عبور کرنے پر ایک فوجی افسر تمغہ کا حقدار تصور ہو جایا کرتا تھا، کہ پھر حکم ملا کہ واپس چلے آؤ، صلح ہو گئی ہے اور لڑائی بند ہے۔ اس طرح خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی دعا سے وہ لڑائی میں بھی شامل نہ ہوئے اور تمغہ بھی مل گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے تمام کامیابیوں کی بنیاد دعا کو قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"دعا ہی تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی (ابتداء) بھی دعا ہی سے ہوتی ہے۔ انسان بہت دعائیں کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے، دکھی ہے تو شفا ہو جاتی ہے۔ غریب ہے تو دولتمند، مقدمات میں گرفتار ہے تو فتح یاب، بے اولاد ہے تو اولاد والا ہو جاتا ہے...... ہر مرض کی دوا، ہر مشکل کی مشکل کشا یہی دعا ہے"۔

(خطبات نور۔ صفحہ ۲۷۷)

حضرت مصلح موعودؓ کا تو اپنا وجود ہی دعاؤں کا ثمر تھا اور یہی فیض پھر آپؓ کے وجود سے آگے جماعت میں منتقل ہوا۔ مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ ۵۱ء میں جڑانوالہ سے چھوٹے بھائی نے مجھے ربوہ میں تار دی کہ والد صاحب کی حالت نازک ہے فوراً پہنچوں۔ میں نے مغرب کی نماز گھبراہٹ کے عالم میں حضرت مصلح موعودؓ کی اقتداء میں ادا کی اور نماز کے بعد دعا کیلئے عرض کیا تو فرمایا "اچھا دعا کروں گا"۔ جب میں اگلی صبح جڑانوالہ پہنچا تو والد صاحب چارپائی پر بیٹھے پان چبا رہے تھے۔ بھائی نے بتایا کہ کل مغرب کے بعد سے حالت معجزانہ طور پر بہتر ہونی شروع ہوگئی ورنہ پہلے تشویشناک حد تک خطرناک تھی۔ میں نے اُسے بتایا کہ کل مغرب کے بعد ہی حضورؓ سے دعا کیلئے عرض کیا گیا تھا اور یہ اُسی کی برکت ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی میں اور خصوصاً آپؓ کے باون سالہ دورِ خلافت میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے واقعات ملتے ہیں جب آپؓ کی دعاؤں نے گویا کہ مُردے زندہ کردیئے اور ایسے کام بنادیئے جو بظاہر ناممکن تھے۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ بطور ناظر اعلیٰ خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ حالات انتہائی کٹھن تھے جب ۱۹۴۸ء کی ایک صبح آپؓ پر دل کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ ڈاکٹر زندگی سے ناامید ہوگئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو اطلاع ملی تو آپؓ نے اور حضرت اماں جانؓ نے بہت رقّت اور درد سے اللہ کے حضور دعائیں شروع کیں۔ ڈاکٹر کہتے تھے کہ ایسا دورہ قلب ہم نے

کتابوں میں تو پڑھا ہے لیکن اس کا مریض پہلی بار دیکھا ہے۔ حضرت نواب صاحبؓ کا دل ساقط ہو چکا تھا اور زندگی کے آثار تقریباً ختم ہو چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے دعائیں قبول کیں اور زندگی کی رو پھر سے چلنی شروع ہو گئی۔ چنانچہ اس دورہ کے بعد ایک لمبا عرصہ تک آپ کو خفیف حرکت کی اجازت بھی نہیں تھی۔ کئی بار حالت خطرناک ہوئی اور ہر بار اللہ تعالیٰ نے دعاؤں سے نازک وقت ٹال دیا۔ حتیٰ کہ کئی ماہ بعد آپؓ قدم اٹھانے کے قابل ہوئے اور پھر ۱۳ سال تک معجزانہ طور پر صحتمند زندگی گزاری۔

محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ کی ایک دو سالہ بیٹی کے پاؤں کے انگوٹھے پر چوٹ لگنے سے ہڈی کو نقصان پہنچا اور زخم ناسور بن گیا۔ ڈاکٹروں نے ٹانگ کاٹنے کا خطرہ ظاہر کیا۔ ایسی حالت میں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کے لئے مسلسل دو تین ہفتے خط لکھ کر عرض کیا گیا اور حضورؓ کی طرف سے جواب بھی ملتا رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُسی دوا میں شفا ڈال دی جو وہ پہلے بھی بیسیوں دفعہ استعمال کر چکے تھے۔

مکرم شیخ فضل حق صاحب کا چوتھا لڑکا پیدائش کے آٹھ نو ماہ بعد سخت بیمار ہو گیا۔ ہر قسم کا علاج تین سال تک ہوتا رہا یہاں تک کہ ٹانگیں جواب دے گئیں۔ لوگ تعویذ کیلئے کہتے مگر انہوں نے کہا خواہ یہ مر جائے تعویذ نہیں دوں گا۔ آخر حضرت مصلح موعودؓ کو دعا کیلئے لکھا۔ آپؓ نے جواباً فرمایا ''اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت دے گا''۔ یہ جواب ملنا تھا کہ بیماری میں فرق پڑنے لگا اور شفا ہو گئی۔

بلاشبہ سینکڑوں بے اولاد جوڑوں کو خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کا نشان دکھایا اور اولاد عطا فرمائی۔ مصر کے ایک مخلص احمدی محترم عبد الحمید خورشید آفندی صاحب ۱۹۳۸ء میں چالیس روز کیلئے قادیان آئے اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ دس بارہ سال سے شادی شدہ ہونے کے باوجود اولاد سے محروم ہوں۔ حضورؓ نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ کچھ دنوں بعد آپ حضورؓ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو حضورؓ نے فرمایا: ''میں نے آپکے لئے دعا کی ہے، اللہ تعالیٰ آپکو فرزند عطا کرے گا''۔ چنانچہ آفندی صاحب واپس مصر آگئے اور یہاں آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بلاد عربیہ کے پہلے مربی کے نام پر جلال الدین رکھا گیا۔ پھر دوسرا لڑکا شمس الدین اور ایک لڑکی عائشہ بھی پیدا ہوئی۔

مکرم فتح محمد صاحب متھیانی لکھتے ہیں کہ میں اور چار دوسرے دوست ۱۹۲۱ء میں احمدی ہوئے تو گاؤں میں ہماری شدید مخالفت شروع ہو گئی اور مخالفین نے بحث میں عاجز آکر کہا کہ کیا ہوا اگر یہ احمدی ہو گئے، انکو ملتی تو لڑکیاں ہی ہیں۔ اتفاق سے اُس وقت ہم پانچوں کے لڑکیاں ہی تھیں اور اولاد نرینہ نہ تھی۔ اس بات کا میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور میں نے حضرت مصلح موعودؓ سے دعا کیلئے عرض کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم سب کو نرینہ اولاد سے نوازا۔

حقیقت یہ ہے کہ خلافت احمدیت کی برکات کا دائرہ صرف احمدیوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ جب بھی کسی نے اخلاص کے ساتھ بارگاہ خلافت میں دعا کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خلیفہ وقت کی دعاؤں کو غیروں کے حق میں بھی شرف قبولیت عطا فرمایا۔ اس کے نتیجہ میں بے شمار خاندانوں نے قبول احمدیت کی سعادت بھی پائی۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ یوں درج ہے کہ قادیان کے قریب ایک گاؤں بھاگی ننگل میں ایک شخص پچھمن سنگھ رہتا تھا جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ ایک روز اس نے ایک احمدی حضرت منشی امام الدین صاحبؓ (جو محترم چودھری ظہور احمد صاحب سابق ناظر دیوان کے والد محترم تھے) سے کہا کہ میرے لئے حضرت صاحبؓ سے دعا کروائیں کہ خدا مجھے لڑکا دیدے۔ اگر مرزا صاحبؑ سچے ہوں گے تو میرے ہاں اولاد ہو جائے گی۔ منشی صاحب نے قادیان آکر حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو حضورؓ نے فرمایا ''میں دعا کروں گا اور انشاء اللہ اس کے ہاں اولاد ہو گی۔'' چنانچہ اُس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے والا اپنے گاؤں کا پہلا نوجوان تھا۔

ایک بہت ایمان افروز واقعہ محترم غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل قادیان نے یوں بیان کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کو میرا نکاح پڑھا۔ اس کے بعد کئی سال تک نہ اولاد ہوئی اور نہ ہی میں نے درخواست دعا کی کہ حضور کو تو معلوم ہی ہے۔ ۱۹۲۲ء میں حضور کا ایک مکتوب شائع ہوا جس میں درج تھا کہ۔

ا۔ انسان کو دعا پر مخفی طور پر یقین نہیں ہوتا۔ وہ خود تو بعض دفعہ دعا کر لیتا ہے مگر دوسرے کو کہتے ہوئے اباء کرتا ہے۔

۲۔ کبھی دوسرے سے دعا کی تحریک مخفی تکبر کی وجہ سے نہیں کی جاتی۔

۳۔ کبھی شیطان اس کے متعلق دھوکہ دے دیتا ہے جس سے انسان کو دعا کروانا چاہتا ہے کہ میں ایسا مقبول نہیں کہ کوئی میرے لئے دعا کرے یا میں اس کے وقت کو کیوں ضائع کروں۔

۴۔ شامت اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جس کو فوائد سے محروم رکھنا چاہے تو اس کی توجہ اس شخص سے پھیر دیتا ہے جس سے وہ اپنے مطلب کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور اگر پہلے امور میں سے کوئی وجہ نہیں تو آخری ضرور ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ یہ خط ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء کو شائع ہوا جسے پڑھ کر میں نے حضورؓ کی خدمت میں درخواست دعا کی اور اس درخواست کے بعد جلد ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں لڑکی عطا فرمائی جبکہ ہماری شادی کو ساڑھے آٹھ برس ہو چکے تھے۔

خلافت کی یہ نرالی شان ہے کہ بسا اوقات خلیفہ وقت کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ ہی خدا تعالیٰ اپنے فضل سے پورے فرما دیتا ہے اور اپنے بندوں کے لئے تسکین قلب اور مسرتوں کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

ایک مخلص احمدی محمد زین الدین صاحب ٹیکسٹائل برآمد کیا کرتے تھے۔ ۱۹۴۴ء میں وہ سیلون کو بھجوانے کے لئے جب اپنا مال لے کر جنوبی ہندوستان کی ایک بندرگاہ پہنچے تو انہیں یہ معلوم کر کے شدید صدمہ ہوا کہ مال بردار جہاز جنگی مقاصد کے لئے طلب کر لئے گئے ہیں اور سیلون کیلئے جہاز رانی بند ہو گئی ہے۔ اس اطلاع کا مطلب تھا کہ آپ کا کاروبار مکمل طور پر ٹھپ ہو جاتا۔ نہایت پریشانی کے عالم میں آپ نے فوراً حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کیلئے ٹیلیگرام ارسال کیا۔ اگلے ہی روز سیلون سے ٹیلیگرام آیا کہ آپ کا سامان سیلون پہنچ چکا ہے۔ حیرت میں ڈوبے ہوئے جب آپ بندرگاہ پہنچے تو متعلقہ افسر نے بتایا کہ ایک جہاز جو سمندر میں تھا، اس کا ہمیں علم نہیں تھا۔ وہ جہاز جیسے ہی بندرگاہ سے لگا ہم نے سامان اس پر لاد دیا اور وہ اب سیلون پہنچ گیا ہے۔

مکرم زین العابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ نومبر ۱۹۴۹ء میں پہلی بار حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کیلئے خود حاضر ہوا تو عرض کیا کہ میں نیوی میں سیلر (Sailor) ہوں۔ حضورؓ نے دریافت فرمایا کہ پروموشن کہاں تک ہو سکتی ہے؟ عرض کیا: لیفٹیننٹ کمانڈر تک۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ اُن دنوں نیوی کی وسعت کے لحاظ سے پروموشن بہت کم ملا کرتی تھی...... لیکن میں حضورؓ کی دعا کے عین مطابق لیفٹیننٹ کمانڈر بن کر ریٹائرڈ ہوا۔

حضرت چوہدری غلام حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے اکثر حالات جو ابھی سربستہ راز ہوتے ہیں حضرت صاحبؓ پر کھولے جاتے ہیں۔ میں نے ہر آڑے وقت میں حضرت مصلح موعودؓ سے رجوع کیا اور جتنا جلد ہو سکا دعا کیلئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے اس محبوب کی ایسی خاطر منظور ہے کہ لفافہ لیٹر بکس میں گیا اور ادھر مشکل حل ہونی شروع ہوئی۔ چند روز پہلے میں نے پچیس روپے حضورؓ کی نذر کرنا چاہے مگر آپؓ سندھ تشریف لے گئے ہوئے تھے تو میں نے وہ روپیہ الگ کر کے بطور امانت رکھ دیا۔ اچانک محاسب صاحب کی استفساری چھٹی پہنچی کہ حضور نے سندھ سے بذریعہ فون دریافت فرمایا ہے کہ آیا میں نے کوئی روپیہ حضور کی امانت میں جمع کرایا ہے؟ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ یہ نذر اس مالک حقیقی کے حضور قبول ہو گئی۔

محترم محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لکھتے ہیں کہ ۱۹۳۰ء میں ان کا بچہ خونی پیچش سے ایسا بیمار ہوا کہ ڈاکٹر عاجز آگئے اور بچہ چند گھڑیوں کا مہمان دکھائی دینے لگا۔ تب میں نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کیلئے تار دیا اور اسی وقت سے بچہ کو صحت ہونی شروع ہو گئی اور چند روز میں بالکل تندرست ہو گیا۔

ایسے کتنے ہی واقعات ہیں جب حضرت مصلح موعودؓ کی دعا کو قبولیت کا درجہ دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے بیماروں کو ایسی صحت عطا فرمائی کہ طبیب بھی حیرتوں کے سمندر میں ڈوب گئے۔ چنانچہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن دہلوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ دہلی کے مکرم ماسٹر محمد حسن آسان صاحب، جو مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب کے والد محترم تھے، سرکاری دفتر سے فارغ ہوتے تو سارا وقت تبلیغ میں صرف کر دیتے یا جماعتی کاموں میں جُتے رہتے۔ اُن کی ایک صاحبزادی اچانک بیمار ہو گئیں۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ تپدق ہو گئی ہے اور اس درجہ پر ہے کہ مریضہ لاعلاج ہے۔ تاہم مکرم ماسٹر صاحب نے علاج جاری رکھا اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں تفصیلی خط لکھ کر دعا کی درخواست کی۔ حضورؓ کا جواب آیا: ''میں نے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے گا''۔

چند دنوں کے بعد مکرم ماسٹر صاحب نے محسوس کیا کہ مریضہ رُو بصحت ہے چنانچہ وہ اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر نے طبّی معائنہ کیا اور ایکسرے لئے تو کہا کہ ماسٹر صاحب! آپ غلطی سے اپنی دوسری بیٹی لے آئے ہیں، اس کو تو تپدق نہیں ہے۔ ماسٹر صاحب نے اصرار کیا کہ یہ وہی بچی ہے جس کا ریکارڈ بھی موجود ہے۔ ڈاکٹر نے دوبارہ تفصیلی معائنہ کیا اور کہا کہ رپورٹ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس بچی کو کبھی تپ دق ہوئی ہی نہیں۔

اسی قسم کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت چودھری اسد اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور بیان کرتے ہیں کہ تقسیم ملک سے چند سال پہلے میں شدید بیمار ہو گیا اور پیشاب کی جگہ خون کے اخراج سے اس قدر کمزوری ہو گئی کہ پہلو بدلنا بھی ممکن نہ رہا۔

ایک دن حضرت مصلح موعودؓ عیادت کے لئے تشریف لائے اور باتوں باتوں میں فرمایا ''آپ کا جلسہ پر جانے کو تو جی چاہتا ہو گا!''۔ میں نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا ''وہ کون احمدی ہے جو جلسہ پر جانا نہ چاہے''۔ اس پر حضورؓ نے اپنی مبارک آنکھیں اٹھا کر میری طرف دیکھا اور حضورؓ کی گردن سے نہایت خوبصورت سرخی چہرہ کی طرف بڑھنی شروع ہوئی کہ حضورؓ کا چہرہ، گردن، پیشانی اور کان سرخ، خوبصورت اور چمکدار ہو گئے۔ حضورؓ نے شہادت کی انگلی سے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''آپ انشاء اللہ ضرور جلسہ پر آئیں گے''۔

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad ,BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

تھوڑی دیر بعد حضورؓ تشریف لے گئے تو مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی۔ پیشاب کیا تو اس میں ذرہ بھر بھی خون کی آلائش نہیں تھی۔ اس کے بعد میں تیزی سے رُوبہ صحت ہوا اور جلسہ سے تین چار روز قبل ہی قادیان میں حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

ڈھاکہ کے محترم فیض عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کی اہلیہ لاعلاج نسوانی مرض میں مبتلا تھیں اور ہر قسم کے علاج کے باوجود مرض بڑھتا جا رہا تھا حتی کہ زندگی سے بھی مایوسی ہو گئی۔ آخر حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھ کر حالات عرض کئے تو حضورؓ نے جواباً فرمایا "اچھی ہو جائے گی"۔

اسی دوران ان کی اہلیہ نے خواب میں حضرت مصلح موعودؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دعا کو دوا کے طور پر استعمال کرتی جاؤ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے (ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج) بیماری سے کامل صحت ہو گئی اور پھر اولاد بھی عطا ہوئی۔

محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ربوہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مجلس مشاورت کے موقعہ پر میرے نام کے ساتھ بے ساختہ "پروفیسر" کہہ دیا۔ اگرچہ بظاہر پروفیسر بننا میرے لئے ممکن نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کی بات کو پورا کرنے کے لئے مجھے ایک کتاب "خلاء کی تسخیر" تصنیف کرنے کی توفیق دی جو نہ صرف بہت مقبول ہوئی بلکہ اس کی بنیاد پر مجھے پروفیسر کا عہدہ بھی مل گیا۔

حضرت سیدہ مہر آپا فرماتی ہیں کہ جن دنوں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو حکومت نے احمدیت کے جرم میں قید کر رکھا ہوا تھا۔ انہی گرمیوں کی ایک شام رات کے کھانے کے وقت حضرت مصلح موعودؓ نے گرمی کی شدت اور بے چینی کا اظہار فرمایا تو میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا "پتہ نہیں ناصر اور میاں صاحب کا اس گرمی میں کیا حال ہو گا، خدا معلوم انہیں کوئی سہولت بھی میسر ہے یا نہیں"۔ حضورؓ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ وہ صرف اس جرم پر ماخوذ ہیں کہ ان کا کوئی جرم نہیں۔ اس لئے مجھے اپنے خدا پر کامل یقین و ایمان ہے کہ وہ جلد ہی ان پر فضل کرے گا"۔ اس کے بعد آپؓ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپؓ عشاء کی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ گریہ وزاری کا وہ منظر میں بھول نہیں سکتی اور اس کیفیت کو قلمبند نہیں کر سکتی۔ اس گریہ میں تڑپ اور بیقراری بھی تھی اور ایمان و یقینِ کامل بھی تھا...... پھر یہی منظر تہجد کے وقت دیکھا...... اگلی صبح جو پہلا تار ملا وہ یہ خوشخبری لئے ہوئے تھا کہ دونوں اسیران رہا ہو چکے ہیں۔

حضرت چودھری اسد اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور ۱۹۲۸ء میں حصولِ تعلیم کے لئے برطانیہ تشریف لے گئے لیکن ماحول کے فرق کی وجہ سے آپؓ کی طبیعت اس قدر بوجھل ہوئی کہ واپسی کا ارادہ کر لیا اور واپسی کے لئے سیٹ بھی بُک کروالی۔ حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سرزنش بھی آپ کے ارادہ کو تبدیل نہ کر سکی۔ لیکن روانگی سے چند روز قبل جب حضرت مصلح موعودؓ کا یہ پیغام پہنچا کہ اگر تعلیم حاصل کئے بغیر آ گئے تو میں ناراض ہو جاؤں گا تو دل کی کایا پلٹ گئی اور پھر تعلیم حاصل کرنے میں ایسے مگن ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳ سالہ کورس ۲ سال میں مکمل کر لیا۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ کمرہ امتحان سے باہر آکر جب میں نے دوسرے طلباء کے ساتھ اپنے جوابات کا موازنہ کیا تو معلوم ہوا کہ میرا پرچہ اچھا نہیں ہوا چنانچہ میں نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا تو حضورؓ نے جواباً فرمایا:۔ "میں دعا کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور کامیاب فرمائے گا"۔ محترم چودھری صاحب نے حضورؓ کا یہ جواب نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی اپنے دوستوں کو دکھا دیا چنانچہ جب نتیجہ نکلا تو آپ کے نمبر سب دوستوں میں زیادہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے منصبِ خلافت پر سرفراز ہوتے ہی خدا تعالیٰ سے قبولیت دعا کے نشان کی استدعا کی تھی۔ چنانچہ آپؒ کو یہ نشان بطور خاص مرحمت فرمایا گیا اور دنیا کے ہر خطہ کے احمدیوں نے آپؒ کی دعاؤں کے معجزات ملاحظہ کئے۔ لاعلاج بیماریوں سے شفا اور غیر ممکن حالات میں اولاد کے عطا ہونے کے بے شمار نشانات حضورؒ کے تعلق باللہ پر گواہ ہیں۔ فرینکفرٹ (جرمنی) کے مکرم خالد صاحب کے ہاں دس سال تک اولاد نہ ہوئی۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کیا کہ ان کی اہلیہ کے رحم کے مونہہ پر کینسر کے آثار ہیں جس کے لئے آپریشن ضروری ہے۔ انہوں نے حضورؒ کی خدمت میں عرض کیا تو حضورؒ نے فرمایا آپریشن ہرگز نہ کرائیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا...... ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ بچہ پیدا ہونے کی ننانوے فیصد کوئی امید نہیں اور آپریشن کے نتیجہ میں جو ایک فیصد امید ہے وہ بھی جاتی رہے گی۔...... لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں ایک بیٹی خولہ سے نوازا۔

چودھری محمد سعید کلیم صاحب کی بہو کو جرمنی میں پیٹ درد کی شکایت پر ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تو فرمایا "اس کو لکھ دو کہ آپریشن نہ کرائے میں دعا کروں گا وہ ٹھیک ہو جائے گی"۔ خدا کے فضل سے وہ بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گئیں۔

مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں لکھا کہ ہماری شادی کو ۳۷ سال ہو چکے ہیں اور ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور اب عمر کی وجہ سے بظاہر ناممکن بھی نظر آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے ۴۰ سال بعد لڑکا عطا فرمایا۔

مکرم میاں محمد اسلم صاحب نے نومبر ۶۳ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ اپریل ۶۵ء میں آپکی شادی ہوئی اور باوجود علاج معالجہ کے بارہ سال تک اولاد سے محروم رہے اور مخالفین کہنے لگے کہ یہ احمدی ہو گیا ہے اس لئے ابتر رہے گا۔ چنانچہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں تمام حالات عرض کر کے دعا کی درخواست کی تو حضورؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے عطا فرمائے۔

غانا سے تعلق رکھنے والے ایک نہایت مخلص احمدی محترم ڈاکٹر مبارک صاحب نے بتایا کہ جب میری شادی ہوئی تو ایک لمبا عرصہ میں اولاد کی نعمت سے محروم رہا۔ آخر غانا میں مختلف ٹسٹ کروانے کے بعد پتہ چلا کہ ڈاکٹروں کے نزدیک میری اہلیہ بعض بنیادی نقائص کی وجہ سے کبھی بھی ماں نہیں بن سکیں گی اور یہ کہ ان کی اس کمزوری کا کوئی علاج بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ میں جرمنی میں زیر تعلیم رہا تھا اور جرمنی کی طبی میدان میں سائنسی ترقیات سے بھی کسی حد تک واقف تھا اس لئے امید کی ایک کرن باقی تھی چنانچہ میں اپنی اہلیہ کو ہمراہ لے کر جرمنی آ گیا جہاں ٹسٹ دوبارہ ہوئے اور آخر تمام رپورٹس اسی نتیجہ پر پہنچیں کہ میری اہلیہ بنیادی طور پر اولاد پیدا کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں اور ان کا یہ مرض لاعلاج ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ تب میں نے شدید مایوسی کے عالم میں جرمنی سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں علاج کی ساری تفصیل عرض کر کے دعا کی عاجزانہ درخواست کی۔ اپنے اس خط کے جواب کا مجھے شدت سے انتظار تھا اور میں حیران تھا کہ میرے اس خط کا جواب کیوں نہیں آ رہا جبکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ حضورؒ کی طرف سے مجھے جواب کا اس قدر انتظار کرنا پڑے۔ چنانچہ میں واپس غانا چلا گیا اور اپنے آپ کو حالات کے مطابق ذہنی طور پر تیار کرنے لگا۔ غانا واپس پہنچ جانے کے بھی کافی عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے میرے خط کا جواب موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ میں نے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا فرمائے گا جس کا نام ...... رکھیں۔ اس جواب نے نہ صرف مجھے خوشیوں کے سمندر میں دھکیل دیا بلکہ مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ بھی ٹوٹ پڑے کہ بظاہر ناممکن ہونے کے باوجود بھی کوئی چیز کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ لیکن بہرحال میرے آقا نے یہی فرمایا تھا۔ نیز مجھے جواب دیر سے موصول ہونے کی وجہ بھی معلوم ہو گئی کہ حضورؒ نے خاص طور پر دعا کی ہے اور پھر یہ خوشخبری دی ہے۔

کچھ عرصہ بعد میری بیوی امید سے ہوئیں تو میں انہیں لے کر ڈاکٹروں کے پاس گیا۔ ڈاکٹروں نے سر جوڑ کر اپنے ٹسٹوں کی رپورٹیں دوبارہ دیکھیں، معائنہ کیا اور حیرت سے اُن کے مونہہ کھلے رہ گئے کہ اس خاتون کا امید سے ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ لیکن ایسا تو تھا۔ چنانچہ مقررہ مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک صحتمند بیٹے سے نوازا جس کا نام میں نے وہی رکھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے خط میں تحریر فرمایا تھا۔ اور اس طرح ایک عظیم اعجازی نشان کی صورت میں یہ بچہ میرے سامنے بڑا ہونے لگا۔ اگلے موسم گرما میں میں اپنی بیوی اور بچے کو لے کر ایک بار پھر جرمنی آیا اور انہی ڈاکٹروں کے سامنے یہ معاملہ دوبارہ پیش کیا جو پہلے مایوسی کا اظہار کر چکے تھے۔ یہاں بھی تفصیلی طبی معائنہ ہوا اور قطعی طور پر یہ کہا گیا کہ میری بیوی اولاد پیدا کرنے کی اہلیت سے قطعی طور پر محروم ہے اور چونکہ وہ بنیادی طور پر بعض پیچیدگیوں کا شکار ہے اس لئے کوئی مصنوعی طریقہ بھی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس بارہ میں مددگار ہو سکے۔ لیکن یہ بھی درست تھا کہ وہ ماں بھی بن چکی تھی۔

وہ مزید بیان کرتے ہیں کہ میری خوش قسمتی تھی کہ جرمنی میں میرے قیام کے دوران ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یورپ کے دورہ پر تشریف لائے اور جرمنی میں بھی ورود فرما ہوئے۔ خاکسار حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بچہ کو حضورؒ کی خدمت میں پیش کر کے سارا ماجرا عرض کیا۔ حضورؒ کو سارا واقعہ یاد تھا، آپؒ نے ازراہِ شفقت بچے کو گود میں لے کر پیار کیا اور فرمایا کہ جب اس کا بھائی آئے گا تو اس کا نام ...... رکھنا اور جب دوسرا بھائی آئے تو اس کا نام ...... رکھنا۔ پھر خدا تعالیٰ نے حضورؒ کی بات کو پورا فرماتے ہوئے مجھے دو بیٹے مزید عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت دَور اجتماعی لحاظ سے اور انفرادی پہلوؤں سے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کا زندہ نشان ہے۔ آج احمدیت کی عالمی فتوحات اور کُل عالم میں پھیلے ہوئے ثمرات پر نگاہ ڈالیں تو دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ اور دوسری طرف دنیا کے ہر علاقہ سے تعلق رکھنے والے ہزاروں احمدی اور غیر از جماعت افراد اپنی زندگیوں میں حضور انور کی دعاؤں کے معجزات پر گواہ ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ر ستمبر ۲۰۰۰ء میں فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کثرت سے ایسے گواہ موجود ہیں جنہوں نے اس عاجز کی دعاؤں کو کثرت سے قبول ہوتے دیکھا ہے"۔

حضور انور کی قبولیت دعا کے محض چند واقعات بطور مثال ہدیۂ قارئین ہیں۔

مکرم سیف اللہ چیمہ صاحب اپنی بیوی بشریٰ کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدمت اقدس میں عرض کیا کہ شادی پر ایک عرصہ گزر گیا ہے اور اولاد نہیں ہوئی۔ حضور انور نے بے اختیار فرمایا "بشریٰ بیٹی! آئندہ جب آؤ تو بیٹا لے کر آنا"۔ چنانچہ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے نوازا۔

اسی طرح ایک غانین خاتون کی اولاد پیدائش کے دو ہفتہ کے اندر فوت ہو جاتی تھی۔ اُس نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا تو حضور انور نے جواباً تحریر فرمایا "بچی کا نام امۃ الحیٔ رکھنا"۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی ہی عطا فرمائی جو خدا کے فضل سے صحتمند اور ہشاش بشاش ہے۔

اسی طرح غانا ہی کے ایک چیف کو جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر قبول اسلام کی

توفیق ملی تو وہ نرینہ اولاد سے محروم تھے اور ان کی اہلیہ کا دو مرتبہ حمل ضائع ہوچکا تھا۔ مایوس ہوکر انہوں نے حضور انور سے دعا کیلئے عرض کیا۔ حضور نے بڑے درد سے دعا کی اور کچھ ہی مدت بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک صحتمند بیٹے سے نوازا۔

جرمنی کے مکرم عبدالباسط صاحب کے ایک احمدی دوست اپنے کیس کے سلسلہ میں پریشانی میں حضور کی خدمت میں خط لکھ رہے تھے کہ ایک عرب دوست وہاں آگئے اور اُن کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ دنیا کی تدبیریں تو سب کرلی ہیں اب اپنے امام کو دعا کیلئے خط لکھ رہا ہوں۔ کچھ دن بعد احمدی دوست کے کیس کا فیصلہ عین اُسی روز اُن کے حق میں ہوا جس دن حضور کا جواب اُنہیں ملا۔ اس پر عرب دوست نے متاثر ہوکر کہا کہ میرے لئے بھی دعا کا خط لکھو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کا کیس بھی اُسی روز منظور ہوا جس روز حضور کی طرف سے انہیں اطمینان کا پیغام ملا۔ جب یہ بات مشہور ہوئی تو ایک اور غیر از جماعت دوست نے اپنے ایک ایسے عزیز کیلئے دعا کی درخواست کی جو پاکستان میں تشویشناک طور پر بیمار تھا اور ڈاکٹر اُس کی بیماری کی تشخیص نہیں کرپارہے تھے۔ اُنہوں نے حضور انور کی خدمت میں تحریر کئے جانے والے اپنے خط میں گزشتہ واقعات کا حوالہ بھی دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک دن ڈاکٹروں نے بیماری کی تشخیص کرلی اور پھر مریض دیکھتے دیکھتے شفا پاگیا۔ لطف کی بات یہ تھی کہ ڈاکٹروں نے اُسی روز بیماری کی تشخیص کی جس دن حضور کا جوابی خط اُس دوست کو ملا۔

مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میرے بھائی ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب انڈین فارن سروس میں رہے، تاریخ دان تھے، عربی، فارسی، ترکی، جرمن، ہندی، انگریزی اور اردو زبانوں کے ماہر، مصنف اور محقق تھے۔ کئی کتب لکھیں۔ ''ہندوستان ٹائمز'' میں کئی سال مضامین لکھے۔ حضور انور کی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' کا انگریزی ترجمہ کیا۔ آپ مثانہ کے کینسر سے بیمار تھے جس کا امریکہ میں آٹھ گھنٹے کا ناکام آپریشن ہوا اور ڈاکٹروں نے چار سے چھ ہفتے کی زندگی بتائی۔ حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو جواب آیا: ''دعا کی تحریک پر مشتمل آپ کے پُرسوز وگداز خط نے خوب ہی اثر دکھایا اور آپ کے لئے نہایت عاجزانہ فقیرانہ دعا کی توفیق ملی اور ایک وقت اس دعا کے دوران ایسا آیا کہ میرے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا، مَیں رحمت باری سے امید لگائے بیٹھا ہوں کہ یہ قبولیت کا نشان تھا۔'' چنانچہ حضور کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے انہوں نے چار سال تک فعال علمی و تحقیقی زندگی گزاری۔

آپ مزید بیان کرتی ہیں کہ میری بڑی بیٹی خالدہ اہلیہ میجر غفور احمد شرما صاحب کے ایک بیٹی کے بعد تین ابارشن ہوئے۔ کئی علاج کروائے لیکن کوئی فرق نہ پڑا۔ بیٹی بارہ سال کی ہوگئی تو حالات عرض کرکے حضور انور سے دعا کی درخواست کی گئی۔ حضور نے ہومیوپیتھی کا نسخہ دیا اور دعا کی تو ایک ماہ میں ہی اُسکی گود ہری ہوگئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اَور لڑکی اور ایک لڑکا عطا فرمایا۔

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے موقع پر دوسرے روز کی تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم حافظ احسان سکندر صاحب کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ کنگ آف الاڈا کا محل پہلے اتنا خوبصورت نہیں تھا لیکن اب ہم اُن کے محل کی خوبصورتی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کنگ نے بتایا کہ یہ سب تبدیلی خلیفۃ المسیح سے ملنے کے نتیجہ میں ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اللہ آپ کو روحانی ترقی بھی دے گا اور دنیاوی ترقی بھی دے گا۔ مَیں اُن کی دُعا کی طاقت کا اثر محسوس کر رہا ہوں کیونکہ صرف ایک سال کے عرصہ میں جب سے میں خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں میرے تمام دشمن، میرے دوست بن گئے ہیں اور اللہ میری تمام مشکلات حل کرتا جارہا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اسی طرح کے ہزاروں واقعات ہر مخلص احمدی نے مشاہدہ کئے ہیں۔ ایسے واقعات کو جماعتی ریکارڈ میں محفوظ کرنا چاہئے اور اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے بھی ان کا تذکرہ کرتے رہنا چاہئے کہ یہ واقعات یقیناً ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کے حق میں خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کے نشان کو ایک دوہرے رشتہ کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ ہر احمدی کو یہ ارشاد پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا:-

''مَیں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اُس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے، ان میں مَیں آپ کی اطاعت کروں گا...... اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اس کیلئے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ اَن کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی، اُس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی۔''

(روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۷ر جولائی ۱۹۸۲ء)

پس وہ ہزاروں ایمان افروز داستانیں جو دنیا کے ہر علاقہ میں بکھری پڑی ہیں اور خلافت احمدیہ کے جاری فیوض جو روزانہ ہمارے مشاہدہ میں آتے ہیں اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو بھی خلافت کا عاشق صادق بنادیں اور کوشش کریں کہ خلیفہ وقت سے ان کا ایسا ذاتی تعلق قائم ہوجائے کہ وہ بھی ان برکتوں سے وافر حصہ پائیں جو خلافت احمدیہ کی اطاعت اور محبت کے طفیل عطا کی جاتی ہیں۔ اس مضمون کا اختتام اس دعا کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں خلافت کے بلند مقام کا شعور عطا فرمائے اور خلافت سے ایسا عشق کا تعلق پیدا فرمادے کہ ہمارے حق میں بھی خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا فیض جاری ہوجائے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار ''الفضل انٹرنیشنل'' اس وقت ویب سائٹ پر مہیا ہے۔ ''الفضل ڈائجسٹ'' (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۶ر اگست ۲۰۰۱ء میں مکرمہ مسز مبارکہ احمد صاحب حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ میرا بڑا بیٹا منیر احمد چودھری (مربی سلسلہ امریکہ) جب ڈیڑھ سال کا تھا تو شدید بیمار ہوگیا۔ مَیں علاج کے لئے اسے گاؤں سے کھاریاں لے آئی مگر حالت روز بروز بگڑتی گئی حتیٰ کہ ڈاکٹر بھی مایوس ہوگئے۔ خوش قسمتی سے اُن دنوں حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کھاریاں میں بطور مربی لگ گئے۔ اب مَیں روزانہ صبح بچہ لے کر مولوی صاحبؓ کی خدمت میں دعا اور دَم کروانے جاتی اور شام کو میرے والد صاحب لے کر جاتے۔ آپؓ فرماتے کہ فکر نہ کرو، منیر احمد ٹھیک ہوجائے گا۔ مگر جب مَیں بچہ کو دیکھتی تو دل میں کہتی کہ بچہ کی حالت تو ہر روز بگڑرہی ہے۔ حتیٰ کہ بچہ کے دادا نے بچہ کے والد کو خط لکھ دیا کہ بچہ کی تشویشناک حالت کے پیش نظر آپ چھٹی لے کر آجائیں۔

ایک رات عشاء کے وقت بچہ کی حالت بگڑ گئی اور وہ بے ہوش ہوگیا۔ مَیں نے گھبرا کر اپنی والدہ کو آواز دی۔ انہوں نے مجھے مولوی صاحبؓ کی طرف دعا کے لئے بھجوایا۔ مَیں نے جاکر حالت عرض کی تو آپؓ نے فرمایا: مَیں دعا کروں گا۔

پھر آپؓ نے فرمایا: ''آج حج کی رات ہے۔ اپنے سب عزیزوں کو کہو کہ سب دو دو نفل پڑھ کر بچہ کے لئے دعا کریں''۔

مَیں نے واپس آکر سب کو پیغام دیا اور نفل شروع کردیئے۔ بعد میں مولوی صاحبؓ نے بیان کیا کہ اُس رات ڈیڑھ بجے آپؓ کو آواز آئی کہ اٹھو اور دعا کرو۔ آپؓ نے قریب سوئے ہوئے شخص سے پوچھا کہ کیا اُس نے یہ آواز دی ہے؟۔ جواب نفی میں ملا۔ آپؓ نے وضو کرکے نماز شروع کی۔

آپؓ فرماتے تھے کہ مَیں نے بہت درد سے دعا شروع کی تو اسی دوران مجھے خدا تعالیٰ کا دیدار ہوا اور مَیں نے اس بچہ کو اللہ تعالیٰ کی گود میں دے کر عرض کیا: الٰہی اس معصوم بچہ پر اپنا رحم فرما، اس کی ماں بڑی بے قرار ہے۔

صبح کی نماز پر حضرت مولوی صاحبؓ نے میرے والد صاحب کو یہ واقعہ بتادیا اور بچہ کو صحت عطا ہونے کی خبر سنائی۔ چنانچہ والد صاحب نے گھر آکر کہا کہ اب کوئی دوا دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر منیر احمد کی حالت بہتر ہونا شروع ہوگئی اور پھر صحت ہوگئی۔ بعد میں جب اس نے میٹرک کرلیا تو کھاریاں کالج میں داخلہ لے لیا کیونکہ اس کے والد صاحب اسے جامعہ میں داخل کروانے کے حق میں نہ تھے۔ پھر مَیں نے اس کو اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا اپنا وعدہ یاد دلایا کہ اس بچہ کو صحت عطا ہو تو مَیں اس کو وقف کروں گی۔ منیر احمد نے کہا کہ اُسے بھی دو خوابیں آئی ہیں لیکن وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔ بہرحال اُس نے وقف کردیا۔ پھر یہ بات اُس نے اپنے والد صاحب کو بھی بتائی تو وہ بھی خوش ہوگئے۔

(مکرم منیر احمد چودھری صاحب جامعہ احمدیہ سے شاہد پاس کرنے کے بعد سے خدمت دین کی توفیق پارہے ہیں اور اِن دنوں آپ امریکہ میں MTA کے ارتھ سٹیشن کے انچارج ہیں۔)

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۵ر مئی ۲۰۰۱ء کی زینت مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک طویل نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

زندگی دیتا ہے ہم کو مسکرانا آپ کا
غم بھلاتا ہے ہمیں منبر پہ آنا آپ کا
ہم کو سو جاں سے ہے پیارا آستانہ آپ کا
دیکھنا ہے آپ کو گویا کہ پانا آپ کا

آپ ہی تو زندگی ہیں زندگی کی شان ہیں
میرے دل کی سلطنت کے آپ ہی سلطان ہیں
تلخیٔ حالات میں اِک آپ اطمینان ہیں
کیا ہوا جو اب دیارِ غیر کے مہمان ہیں

عدل کے جاری کرے گی سلسلے اگلی صدی
امن کی برسات میں پھولے پھلے اگلی صدی
مندمل کردے گی سارے آبلے اگلی صدی
دیکھنی ہے آپ کے سایہ تلے اگلی صدی

پیار ہے تجھ سے محبت کی قسم کھاتے ہیں ہم
فخر ہے اس رشتہ خاطر پہ اِتراتے ہیں ہم
حکم دیں ہم کو تو سر کے بل چلے آتے ہیں ہم
دیکھ لیں جو آپ کو تو سیر ہو جاتے ہیں ہم

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

24/05/2002 – 30/05/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 24th May 2002
24 Hijrat 1381
11 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No. 17 With Qari Muhammad Ashiq Sb. Presentation MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfaan: Rec.21.07.00 With Urdu Speaking Friends
02.30 MTA Sports: Kabaddee match final Tahir block Vs Rehmat block Presentation MTA Pakistan
03:15 Around The Globe: Documentary About Nasa & the Aeroplane. Part 3 Presentation MTA USA
04.10 Seerat-un-Nabi (SAW): Programme No.43 Host: Saud A. Khan Sb.
04.55 Homoeopathy Class: No.77 Rec.24.04.95
06.05 Tilaawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.111 Rec.06.12.95
07.40 Siraiki Service: Siraiki Muzakkra on Seerat Hadhrat Masih Maud (AS) – Prog. No.8 Hosted by Jamal-ud-Din Shams Sb.
08.25 Majlis Irfaan: ®
09.25 Roshni Kaa Safar: Interview with new converts Presentation MTA Pakistan
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.15 Seerat-un-Nabi (saw): Prog. No.44 Presented by Saud A. Iyaz Sb.
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.14.05.02
15.05 Friday Sermon: Rec.24.05.02 ®
16.05 Children's Corner: Yassarnal Quran ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No.111 ®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Majlis Irfaan: Rec. 21.07.02 ®
21.35 Friday Sermon: Rec 24.05.02 ®
22.35 Dars-e-Hadith.
22.50 Homeopathy Class No.77 ®

Saturday 25th May 2002
25 Hijrat 1381
12 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilawat, News, Dars-e-Hadith
00.50 Children's Corner: Yassarnal Quran No.16
01.15 Q/A Session: Rec.07.10.96 With English Speaking Friends
02.30 Speech: by Mau. Sultan.M.Anwar Sb. Topic: 'Seerat-un-Nani (saw)
03.05 Urdu Class: Lesson No.409 – Rec.22.09.98
04.25 Le Francais C'est Facile: No.18
05.00 German Mulaaqaat: Rec.15.05.02
06.05 Tilawat, News,
06.30 Liqaa Ma'al Arab:Session No.112 Rec.07.12.98
07.35 French Service: Presentation MTA Mauritius
08.30 Dars-ul-Qur'an: Session No.16 Rec.08.02.96
10.15 Indonesian Service.
11:15 Speech by Mau.Sultan M.Anwar Sb. ®
12.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.409 ®
14.10 Bengali Shomprochar: Various Items
15.10 Children's Class: With Hazoor Rec 25.05.02
16.15 Children's Corner: Yassarnal Quran: ®
16.40 French Service: ®
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No. 112 ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30 Q/A Session: ®
21.45 Children's Class: With Hazoor ®
22.45 German Mulaaqaat: Rec.08.05.02 ®

Sunday 26th May 2002
26 Hijrat 1381
13 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilawat, Dars0-e-Malfoozaat, News
01.00 Children's Class: With Hazoor Rec.03.03.01 – Part 2
01.30 Q/A Session: In Urdu - Rec.27.01.95
02.35 Seerat-un-Nabi (saw): Discussion Programme Host: Ata ul Mujeeb Rashed Sb: Guests: Iftikhar A. Ayaz Sb. & Ibrahim B. Yaqoob Sb.
03.40 Friday Sermon: Rec.24.05.02 ®
04.30 Blessings of Khilafat: A discussion on Hadhrat Khalifatul Masih I (ra). Part 1, Organised By Lajna Imaillah, Pakistan
05.05 Lajna Mulaaqaat: Rec: 19.05.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.114 Rec.13.12.1995
07.40 Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Rec:08.05.98
08.45 Moshaa'irah: An evening with various poets Topic: Barakaat-e-Khilafat. Part 1
09.40 Blessings of Khilafat: ®
10.15 Indonesian Service.
11.05 Khilafat Programme ®
12.15 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis-e-Irfaan : Rec.21.07.2000
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.05 Lajna Mulaaqaat: Rec.19.05.02 ®
16.05 Children's Class: With Hazoor Part 2, Rec: 03.03.01 ®
16.35 Friday Sermon: Rec 24.05.02. ®
17.25 German Service: Various Items
18.30 Discussion on Seerat-un Nabi (saw) ®
19.30 Arabic Service: Various Items
20.45 Khilafat Programme ®
21.55 Moshaa'irah (R)
22.45 Lajna Mulaaqaat: Rec.19.05.02 ®

Monday 27th May 2002
27 Hijrat 1381
14 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak No.20 Presentation MTA Pakistan
01.15 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests.
02.15 Blessings of Khilafat: A discussion on Hadhrat Khalifatul Masih I (ra), Part 1 Organised by Lajna Imaillah, Pakistan
03.20 Urdu Class: No.410– Rec.25.09.98
04.35 Blessings of Khilafat: Part 2
05.05 French Mulaqaat. Rec. 20.05.02
06.05 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.115 Rec:14.12.95
07.35 Blessings of Khilafat: Orgainsed by Lajna Imaillah - Rabwah
08.45 Q/A session. ®
09.50 Blessings of Khilafat: Part 2 ®
10.20 Indonesian service.
11.20 Safar Hum Nay Kiya: visit to 'Bahreen' in Pakistan.
12.05 Tilaawat, Darse Malfoozat, News
13.00 Urdu Class: No.410 ®
14.15 Bangla Shomprochar
15.20 French Mulaaqaat: Rec 20.05.02 ®
16.20 Children's Corner: Kudak ®
16.35 French Service
17.35 German Service
18.40 Liqaa Ma'al Arab
19.40 Arabic Service.
20.45 Q/A Session: ®
21.45 Blessings of Khilafat ®
22.45 Rencontre Avec Les Francophones Rec:20.05.02
23.45 Dars-e-Malfoozat

Tuesday 28th May 2002
28 Hijrat 1381
15 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
01.05 Children's Corner: Let's Learn Salaat – With Imam Rashed Sb.
01.35 Tabarrukaat: Speech by Mau. Abdul Ata J/S Rabwah 1956 – Topic 'The Need For Khilafat'
02.40 Medical Matters: A Discussion with Dr. Sayyed Qasim-ul-Islam: - Part 3 Presentation MTA Pakistan
03.10 Around the Globe: A documentary in English about the history of the Edmund Fitzgerald ship. Courtesy of MTA USA
04.10 MTA Lifestyle: Al Maa'idah
04.30 Lajna Magazine: Programme No.11
05.05 Bengali Mulaaqaat: Rec.21.04.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.116 Rec. 19.12.95
07.35 MTA Sports: Kabaddee Match
08.20 Dars-e-Hadith
08.45 Dars-ul-Qur'an: Rec.10.02.96 - Class No.17
10.20 Indonesian Service.
11.30 Medical Matters: ®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
12.55 Q/A Session: With English Speaking Friends
14.00 Bangla Shomprochar.
15.05 German Mulaaqaat: Rec.15.05.02
16.05 Children's Corner: Let's Learn Salaat ®
16.40 French Service.
17.40 German Service.
18.45 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.50 Arabic Service.
20.45 Tabarrukaat: ®
21.45 Around The Globe: ®
22.45 From The Archives: F/S Rec.23.01.98

Wednesday 29th May 2002
29 Hijrat 1381
16 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00 Children's Corner: Guldastah No.34
01.30 Q/A session with Urdu Speaking Friends Rec.30.12.94
02.30 Hamari Kaa'enaat: Programme No.10, Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sb. Presentation MTA Pakistan
03.05 Urdu Class: With Hazoor Lesson No. 411 – Rec.26.09.98
04.15 Food Festival : Lahore MTA Pakistan
05.00 Children's Mulaaqaat: Rec.14.06.00
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.117 Rec.20.12.95
07.35 Swahili Service: 'Selected sayings of the Holy Prophet. Presented by Bashir Ahmad Akhtar Sb. & Jamil-ur-Rehman Sb. MTA Pakistan
08.45 Q&A Session with Hazoor and Urdu speaking Guests Rec.30.12.94
09.45 Spotlight: Speech by Muhammad A.Mateen on Nizam-e-Khilafat at the occasion of Jalsa, Khilafat Day, MTA Pakistan
10.15 Indonesian Service.
11.15 Food Festival ®
12.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: class No. 411 ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.05 Children's Mulaaqaat: rec. 14.06.00 ®
16.00 Children's Corner: Guldastah No.34 ®
16.30 French Mulaaqaat: Rec.21.08.00®
17.30 German Service.
18.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.117 ®
19.40 Arabic Service: Various Items In Arabic
20.35 Q/A Session: ®
21.35 Hamaari Kaenaat: Programme No.10
22.20 Children's Mulaaqaat: Rec 14.06.00 ®
23.15 Food Festival ®

Thursday 30th May 2002
30 Hijrat 1381
17 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
01.05 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus. Presentation MTA Pakistan
01.30 Q/A Session: Rec. 22.07.99 – With English Speaking guests, in Mahmood Hall, London
02.30 Hunar: Tips on Painting MTA Pakistan
02.55 Al Maa'idah: Cookery programme teaching you how to prepare potatoe and spinach chapatti.
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.21 Presentation MTA Canada
04.25 Computers for Everyone: Informative set of Lectures on how to use a computer. Topic: 'Disk operating system' Lesson No.17 Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan
05.00 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.254 – Rec.17.06.98
06.05 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.118 Rec.21.12.95
07.30 Sindhi Service: F/S 02.05.97 ® Presentation MTA Pakistan
08.45 Question & Answer Session: ®
09.45 Spotlight: speech by Muhammad A. Mateen Sb. Topic: Mizam-e-Khilafat, at the occasion of Jalsa, Khilafat Day.
10.15 Indonesian Service.
11.15 Khilafat Library: An exhibition Displaying material from the Khilafat Library in Rabwah, Pakistan
11.45 MTA Lifestyle: Al Maa'idah: How to Prepare a delicious dish.
12.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.55 Q/A Session in Urdu: Rec.27.01.95
14.00 Bangla Shomprochar: Rec 26.07.96
15.05 Tarjamatul Qur'an Class no. 254 rec. 17.06.98
16.10 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau ®
16.35 French Service.
17.35 German Service.
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.118 ®
19.40 Arabic Service.
20.40 Question & Answer Session in English ®
21.40 MTA Lifestyle: Hunar ®
22.05 MTA Lifestyle: Al Maai'dah ®
22.25 Tarjumatul Quran Class: No.254 ®
23.30 Khilafat Library ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling ~~Department~~

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, May 24 2002 Issue No. 21

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

اسلامی نظام خلافت سے روگردانی کے خوفناک نتائج

آیت استخلاف (سورۃ نور:۵۶) سے بالبداہت ثابت ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اور خلافت ہی سے تمکین دین وابستہ کی گئی ہے اور مستقبل میں عالمی نظام اسلام کا استحکام نظام خلافت ہی کی برکت سے ہونا مقدر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چودہ سو سال قبل اسی پیشگوئی کی روشنی میں جناب الٰہی سے خبر پاکر پیشگوئی فرمائی کہ دور آخر میں دوبارہ منہاج نبوت پر خلافت کا قیام عمل میں آئے گا۔ محدث اسلام حضرت امام علی القاری (وفات ۱۰۱۲ھ۔ مدفن مکہ معظمہ) مجدد مسلک حنفیہ نے واضح طور پر لکھا ہے کہ وہ مسیح ومہدی کے زمانہ میں ظہور پذیر ہوگی۔

(المرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۱ ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان اشاعت جنوری ۱۹۷۰ء)

اس مہتم بالشان پیشگوئی کے عین مطابق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے وصال کے بعد ۲۷؍ مئی ۱۹۰۸ء کو خلافت احمدیہ معرض وجود میں آئی جس کے مظہر رابع حضرت سیدنا مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں یہ مبارک نظام اکناف عالم پر محیط ہو چکا ہے اور اسلام کی آواز دنیا کے چپہ چپہ میں گونج رہی ہے اور مشرق و مغرب سے لوگ افواج در افواج دین مصطفویؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں۔ ان روز افزوں فتوحات و ترقیات سے ایک عالم تصویرِ حیرت بنا ہوا ہے اور مذہبی دنیا کے اس انقلاب عظیم پر انگشت بدنداں ہیں۔

اللہ جلشانہ نے آیت استخلاف کے آخر میں ہی خلافت کے منکرین کو نعمت الٰہی کے ناشکر گزار اور شریعت اور خدا کے دائرہ اطاعت سے خارج قرار دیا ہے اور دوسرے مقام پر (انعام:۱۴۵ میں) واضح فرما دیا کہ اللہ ایسے منکرین کو کبھی کامیابی کی راہ نہیں دکھائے گا۔ چنانچہ ۲۷؍ مئی ۱۹۰۸ء یعنی قیام خلافت احمدیہ سے اب تک بالکل یہی نقشہ مسلمانان عالم کا ہمارے سامنے آرہا ہے اور اکیسویں صدی میں اس حقیقت کا برملا اظہار کیا جارہا ہے۔ مثلاً روزنامہ دن (لاہور۔ ۹؍ دسمبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۶) میں ایک مسلم مفکر جناب چوہدری رحمت علی صاحب رقمطراز ہیں:

"میری، آپ کی، ہر سلیم الطبع مسلمان کی پرورده خواہش ہے کہ ہمارے لئے زندگی گزارنے کا وہی مبارک نظام ہو جو رسولؐ کے دور مسعود اور خلفائے راشد کے ادوار میں تھا، کوئی بھوکا ننگا نہ رہے۔ کفالت عامہ کا نظام برپا ہو یعنی ہر کمزور، بے سہارا، معذور، بے روزگار وغیرہ کو بیت المال سے وظیفہ ملے۔ ہر علاقے کا اعلیٰ ترین افسر خلیفہ وقت کا نمائندہ ہوتے ہوئے وہاں کی مرکزی مسجد کا امام ہوتا کہ عدل کا حصول نہ صرف سستا بلکہ بآسانی اور بسرعت میسر ہو.......... رشوت اور سفارش جیسی ملاعتیں قصہ پارینہ بن جائیں۔ قانون سے کوئی بالا نہ ہو۔ انصاف کا نفاذ خواہ اس کی زد اپنے آپ یا اپنے رشتہ داروں پر پڑے کسی دشمن کی دشمنی بھی انصاف کے راستہ میں حائل نہ ہو۔

امن کا دور دورہ ہو تو اس قدر کہ زیورات پہنے ایک عورت اگر اکیلی بھی سفر کرے تو اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو.......... خوشحالی کا دور دورہ ہو تو اس قدر کہ صدقات دینے والوں کو صدقات لینے والے نہ ملیں۔ ہر گھر آسودہ اور ہر فرد بے نیاز ہو۔ دولت، عہدہ، ذات وغیرہ نہیں، تقویٰ معیار فضیلت ہو۔ مسلم سوسائٹی کا ہر فرد اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیر خواہ بن جائے۔

اے کاش! عمریں گزر گئیں ایسے نظام کی آرزو لئے ہوئے۔ لاکھوں خواہشمند اس خواہش کو لئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ صبح و شام اس نظام کا نام سننے کو آتا ہے لیکن ایسے جیسے خواب ہو۔ دُور دُور تک اس نظام کی رمق تک موجود نہیں۔ ہمارے ہاں مسجدوں کی کمی نہیں۔ علماء کرام بھی بے حد و شمار ہیں۔ منبر و محراب سے تلقین و وعظ بھی باقاعدگی سے جاری ہے۔ بڑا سنا جاتا ہے دعوت و تبلیغ کا بھی لیکن وہ قرآن و سنت کا نظام جس کی چند برکات کا ذکر اوپر ہوا ہمارے ہاں کہیں نہیں۔ نہ مکہ و مدینہ میں نہ پاکستان میں، نہ مصر و شام میں۔ دنیا کا ایک انچ ٹکڑا ایسا نہیں جہاں اسلامی نظام نافذ ہو۔

ہمارے ہاں افراد، تنظیموں اور جماعتوں کا اس تگ و دو میں ہونا کہ اسلامی نظام نافذ ہو، اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ ہمارے ہاں اسلامی نظام نافذ نہیں۔.......... نہ ہمارے ایوانوں میں دین ہے نہ اداروں میں۔ نہ ہمارے دفتر میں دین ہے نہ ہماری دکانوں، کھیتوں میں۔ پھر احساس زیاں کی اس قدر کمی ہے کہ ہم قطعاً ماننے کو تیار نہیں کہ ہم "بے دین" ہیں حالانکہ بے دین وہ ہوتا ہے جس کے پاس دین نہ ہو۔ بالکل اسی طرح جس طرح بے زر وہی ہوتا ہے جس کے پاس زر نہ ہو۔

.... قرون اولیٰ کی سی برکات ہمیں آج کیوں حاصل نہیں؟ بلکہ سب برکات الٹی ہو گئیں۔ دور خلافت راشد میں عدل تھا، آج ظلم ہے۔ اس وقت امن تھا آج دہشت گردی۔ اس وقت خوشحالی تھی، آج پسماندگی درماندگی۔ یہ ہر برکت کا برعکس ہو جانا ایک اور بڑا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہمارے ہاں اسلامی نظام نہیں"۔

—— ○ ——

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

صفات میں سے ہے یعنی عظیم، بلند شان، متکبر جو اپنے بندوں پر ظلم کرنے سے بالاتر ہے۔ حضور نے سورۃ النساء آیت ۳۵، الرعد آیات ۹۔۱۰، بنی اسرائیل آیات ۴۳۔۴۴، الحج آیت ۶۳، لقمان آیات ۳۰۔۳۱، سبا آیت ۲۴، المومن آیات ۱۲۔۱۳، کا خصوصیت سے ذکر کیا جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کبیر، اکبر وغیرہ کا ذکر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم جب بھی کسی بلندی پر چڑھتے اور لا الہ الا اللہ، اور اللہ اکبر کہتے تو ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں۔ اس پر نبی اکرمؐ نے فرمایا اپنے آپ کو قابو میں رکھو کیونکہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے۔ یقیناً وہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ سمیع اور قریب ہے۔ اس کا نام برکت والا ہے اور وہ بلند شان والا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر جانور کو ذبح کرتے وقت یہ الفاظ پڑھتے۔ اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ ایک اور موقع پر آنحضرتؐ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ انکساری اختیار کرو اس حد تک کہ تم میں سے کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی آیت ۳۵ کے تحت علامہ فخر الدین رازیؒ کی تفسیر کا ایک حوالہ بھی پیش فرمایا اور بتایا کہ اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی صفات عَلِیّ اور کَبِیْر کا ذکر کر کے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مردوں کو ان کا عورتوں پر قوّام ہونا ان کے حقوق کی ادائیگی اور انصاف سے نہ روکے اور ہمیشہ یہ پیش نظر رہے کہ ایک عَلِیّ و کَبِیْر ذات ہے جو سب پر غالب ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تکبر نہ کرو کہ کبریائی خدا کے لئے مسلّم ہے۔ تواضع سے پیش آؤ کہ تواضع خدا کو پیاری ہے۔ حضور علیہ السلام کے مختلف ارشادات پیش کرتے ہوئے حضور نے بتلایا کہ عُلُوّ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو دیا جاتا ہے وہ انکسار کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کا عُلُوّ استکبار سے ملا ہوا تھا۔ اسی طرح آپ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں۔

..........❀❀❀❀❀..........

احمدیہ مسجد Kagenyi (تنزانیہ) کا ایک خوبصورت منظر

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔